جامعہ مدنیہ (جدید) کا ترجمان

علمی دینی اور اصلاحی مجلّہ

انوارِ مدینہ

لاہور

بیاد

عالمِ ربانی محدّثِ کبیر حضرۃ مولانا سیّد حامد میاں رحمہ اللہ

بانی جامعہ مدنیہ

شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ

نومبر ۲۰۰۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماھنامہ

انوار مدینہ

جلد : ۹ | شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ ۔ نومبر ۲۰۰۱ء | شمارہ : ۱۱

مدیر اعلیٰ

سیّد محمود میاں

مہتمم جامعہ مدنیہ (جدید) رائیونڈ روڈ لاہور

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ ۱۳ روپے	سالانہ	۱۵۰ روپے
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، دبئی	//	۵۰ ریال
بھارت، بنگلہ دیش	//	۶ امریکی ڈالر
امریکہ، افریقہ	//	۱۶ ڈالر
برطانیہ		۲۰ ڈالر

○ اس دائرے میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ ماہ ــــــ سے آپ کی مُدّتِ خریداری ختم ہو گئی ہے، آئندہ رسالہ جاری رکھنے کے لیے مبلغ ــــــ ارسال فرمائیں۔

ترسیلِ زر و رابطہ کیلئے

دفتر ماہنامہ "انوار مدینہ" جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

پوسٹ کوڈ: ۵۴۰۰۰ موبائل: ۰۳۳۳-۴۲۴۹۳۰۱

فون: ۲۰۰۵۷۷ فون / فیکس: ۹۲-۴۲-۷۷۲۶۷۰۲

E-mail jamiamadaniajadeed@hotmail.com

سید رشید میاں طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "انوار مدینہ" جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور سے شائع کیا۔

اِس شمارے میں

حرفِ آغاز		۳
درسِ حدیث	حضرت مولانا سید حامد میاںؒ صاحب	۷
خطبہ استقبالیہ		۱۳
رمضان مبارک کو مکدر نہ کریں	حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب مدنی	۱۴
مسائلِ زکوٰۃ	حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ	۱۸
نظم	شاہین اقبال اثرؔ	۳۱
الحامد ٹرسٹ		۳۲
عالمی خبریں		۳۵
آخری ہدایات		۳۸
فریبی ماؤنٹ بیٹن کا دلاسہ		۴۱
ایمان والوں کو قتال پر اُبھاریئے	ڈاکٹر عبداللہ عزام شہید	۴۴
فہمِ حدیث	حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب	۴۶
دینی مسائل		۴۹
تحریک احمدیت		۵۲
حاصلِ مطالعہ	حضرت مولانا نعیم الدین صاحب	۵۶
اخبار و احوال		۵۹
تبصرہ	حضرت مولانا نعیم الدین صاحب	۶۱

رابطہ : دفتر کراچی

حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب مدظلہٗ، خطیب جامع مسجد سٹی اسٹیشن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ۔ امابعد!

گزشتہ ماہ ۷ ؍ اکتوبر کی شب امریکہ اور برطانیہ نے صلیبی جنگ کا اعلان کرتے ہوئے امارتِ اسلامیہ افغانستان پر ہوائی حملہ اور کروز میزائلوں کی بارش کرتے ہوئے طویل جنگ کا آغاز کر دیا۔ جواباً طالبان کے سربراہ امیر المومنین مُلّا عمر نے جہاد کی فرضیت کا اعلان کرتے ہوئے دُنیا بھر کے مُسلم عوام اور اُن کی حکومتوں سے صلیبی جنگ میں طالبان کے شانہ بشانہ قتال فی سبیل اللہ میں شرکت کرنے کی اپیل کی ہے۔ دُنیا بھر کے مُسلم عوام نے اس پر لبیّک کہا مگر مُسلم حکومتوں نے بُزدلی اور بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صلیبیوں کا ساتھ دیا ہے اور دے رہے ہیں مگر اُن کا یہ عمل مُسلمانوں کے جہادی جذبات کے آگے زیادہ دیر حائل نہ رہ سکے گا۔

جہاد فرض ہوگیا ، مُسلمان کیا کریں!

ہر شخص سوچ رہا ہے جہاد اگر فرض ہو چکا ہے تو ہم اس فرض سے کیسے سُبکدوش ہوں؟

- - - - - - - - - - - ہر شخص اپنے علاقہ کے باعمل صالح عُلماءِ کرام کی خدمت میں حاضر ہو اور اپنی خدمات اور صلاحیتوں سے اُن کو آگاہ کرے۔

اگر جہاد کی تربیت حاصل کر چکا ہے تو اپنی جان حاضر کر دے اگر صاحبِ اولاد ہے تو اپنی

اولاد کو حاضر کر دے۔ اگر صاحب مال ہے تو مال حاضر کر دے، اگر ڈاکٹر ہے، انجینئر ہے یا سائنسدان ہے تو اپنی خدمات پیش کر دے اور اس بات کی یقین دہانی کرا دے کہ قتال فی سبیل اللہ کے لیے جس وقت بھی آپ کی طرف سے کوئی حکم ملا تو اس کی فوری بجا آوری میں کوتاہی نہ کروں گا۔

اسی طرح اہلِ قلم حضرات اپنے قلم کو حرکت میں لائیں۔ اہلِ زبان —— اپنی زبان کو حرکت میں لاکر جہاد کے فضائل بیان کریں گے اور لوگوں کو اس کی تلقین کریں۔ اگر مذکورہ بالا باتوں میں سے موجودہ حالات میں کسی مُسلمان نے کچھ نہ کیا تو وہ گناہ گار ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

من مات ولم یغزو ولم یحدّث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق۔ مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۱

ترجمہ: جو شخص اس حالت میں مرا کہ اُس نے کبھی جہاد نہ کیا اور اس کے جی نے کبھی اس کی تمنّا بھی نہ کی تو وہ ایک قسم کے نفاق پر مرا۔ (والعیاذ باللہ)

نیز ہر مُسلمان گھرانے کے لیے موجودہ حالات میں یہ بھی ضروری ہوچکا ہے کہ وہ اپنے ہر جوان کو باری باری یا اکٹھے جہاد کی تربیت دلائے ورنہ تمام اہلِ خانہ پر اس کا وبال ہوگا۔ قرآن پاک میں باری تعالےٰ کا اشاد ہے:

واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدوّ اللہ وعدوّکم وآخرین من دونھم لا تعلمونھم اللہ یعلمھم وما تنفقوا من شئ سبیل اللہ یوف الیکم وانتم لا تظلمون (پارہ ۱۰، ۲)

ترجمہ: "اور تیاری کرو اُن کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کر سکو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دُشمنوں پر اور تمہارے دُشمنوں پر اور دوسروں پر اُن کے سوا جن کو تم نہیں جانتے۔ اللہ ان کو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں وہ پورا ملے گا تم کو اور تمہارا حق نہ رہ جائے گا۔"

موجودہ حالات میں اللہ کے اس حکم پر عمل کرنا تمام مُسلمانوں پر فرض ہوچکا ہے۔

پاکستان کے دو ایٹمی سائنسدان (ر) جناب سلطان بشیر الدّین محمود (ستارۂ امتیاز) اور (ر) چودھری عبد المجید اور اُن کے بعض ساتھیوں کو اکتوبر کے آخر میں پاکستان کے خُفیہ اداروں نے حراست میں لے لیا اور ان دونوں سائنسدانوں کا اخباری اطلاعات کے مطابق یہ قصور بیان کیا گیا ہے کہ یہ افغانستان میں "اُمہ ریکنسٹرکشن" نامی ادارہ چلا رہے تھے اور یہ کہ یہ باعمل مُسلمان ہیں۔ اگر اخباری اطّلاعات کے مطابق ان کی گرفتاری کی یہی وجوہات ہیں تو اسلامی قانُون کے مطابق یہ گرفتاری بجائے خود فعل گناہ اور جُرم ہے پرویز مشرف حکومت کی اس قسم کی سرگرمیاں موجودہ بدترین ترک حکومت سے ملتی جلتی ہیں مگر حکومت کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ تُرکی اور پاکستان کے حالات میں زمین آسمان کا فرق ہے، ہمارا مطالبہ ہے کہ ان سائنسدانوں کا اگر فی الواقع کوئی قصور ہے تو اُس کو منظرِ عام پر لا کر کُھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ بصورت دیگر اُن کی فوری رہائی عمل میں لائی جائے تاکہ دُکھی انسانیت کی خدمت کے اپنے عمل کو وہ جاری رکھ سکیں۔

---

۲۷ / اکتوبر کے روزنامہ جنگ میں پاکستان میں متعیّن امریکی سفیر وینڈی چیمبر لین نے جنگ کے خُصوصی پینل کو انٹرویو دیتے ہُوئے ایک مضحکہ خیز بات کہی کہ "امریکا پاکستان میں آئندہ پچاس سال تک کے اقتصادی استحکام کے لیے منصوبہ بندی کر رہا ہے"۔

ڈارون کی پسلی سے جنم لینے والی امریکی سفیر چیمبر لین مونگی کا یہ بیان نہ صرف ہمیشہ کی طرح جھُوٹ اور منافقت پر مبنی ہے بلکہ مضحکہ خیز بھی ہے۔ کیونکہ امریکہ جس کا اپنا وجود متزلزل ہے اور اس وقت وہ اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہا ہے پہلے اپنی فکر کرے۔ پاکستان کے معاملات کو پاکستانیوں پر ہی چھوڑ دے۔ اس کی یہ طفل تسلیاں پرویز مشرف صاحب کو تو بیوقوف بنا سکتی ہیں مگر پاکستان کے عوام جو بحمد اللہ اب بیدار ہو رہے ہیں اس قسم کی باتوں میں آنے والے نہیں ہیں۔

اللہ دنیا بھر کے مُسلمانوں میں جذبہ جہاد اور شوق شہادت پیدا فرما کر دین کے جھنڈے کو بلند فرما کر کُفر کے غرور کو خاک کر دے اور مُسلمانوں کو کُفر کے فریب سے محفوظ رکھے۔

---

۲۸ / اکتوبر کی صُبح بہاولپور میں دہشت گردوں نے ایک گرجا گھر میں فائرنگ کر کے ۱۶ افراد

کو ہلاک کر دیا ، اس افسوسناک واقعہ کی جتنی بھی مذمّت کی جائے کم ہے اور ہر مکتبِ فکر کی جانب سے اس کی مذمّت کا سلسلہ تاحال جاری ہے مگر اس واقعہ کے ذمّہ داروں تک رسائی سے حکام تاحال عاجز رہے پاکستان کے وزیر داخلہ نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "چرچ پر حملہ "را" کی کارستانی بھی ہو سکتی ہے۔ ہمارے خیال میں اُن کو اس موقع پر کچھ جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس دائرہ کو وسیع کرتے ہوئے یہ کہنا چاہیے تھا کہ چرچ پر حملہ سی آئی اے، موساد، اور "را" کی ملی کارستانی ہو سکتی ہے۔"

اس صُورت میں اُن کا بیان حقیقت کے اور زیادہ قریب ہو جاتا۔ یہ بات اخبارات میں آچکی ہے کہ امریکہ کے صدر بش نے ایک حکم نامہ پر دستخط کیے ہیں جس کے تحت سی آئی اے کو دُنیا بھر میں "سیاسی قتل"، یعنی دہشت گردی کی اجازت دی گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ واقعہ اسی دہشت گردی کی اجازت کا حصّہ ہو سکتا ہے تاکہ اس کی آڑ میں "سی آئی اے" اپنے ناپاک عزائم پر عمل کرتے ہوئے عُلماءِ حق اور مجاہدین ملّت کو نشانہ بنا سکے۔ پاکستان کے حکام اس واقعہ کا اس زاویہ سے بھی جائزہ لیں تاکہ بر وقت دُشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا کر ملک کو مزید اندرونی انتشار سے بچایا جاسکے۔

جامعہ مدنیہ جدید کا موبائل

۰۳۳۳-۴۲۴۹۳۰۱

مولایَ صَلِّ وسَلِّمْ دائماً اَبَداً — درسِ حدیث — علٰی حبیبکَ خیرِ الخلقِ کُلِّھِمِ

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحؒ کے مریدین اور عام مُسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالٰی حضرت اقدس رحؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

عرفاً اور شرعاً ازواج مطہرات اہلِ بیت ہیں
باقی حضرات کو احادیث کی وجہ سے اہلِ بیت کہا جاتا ہے
حضرت علیؓ کو حضرت فاطمہؓ پر نکاح کی ممانعت اور اس کی وجہ
حضرت حسنؓ ـــــ لاڈ پیار اور دُعا

حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین: مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۳۴ سائیڈ بی ۔ ۸۴۔۵۔۱۱

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلٰوۃ والسّلام علٰی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّدٍ و اٰلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ مَیں نے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ حضرت حسنؓ کو آپ نے اپنے مونڈے پر اُٹھا رکھا ہے اور یہ فرما رہے ہیں کہ اللّٰھم انی احبہ فاحبہ[1] خداوندا میں اسے محبوب رکھتا ہوں تُو بھی اُسے اپنا محبوب بنائے رکھ۔ ایک دفعہ کی بات ہے حضرت ابوہریرہؓ یہ نقل کرتے ہیں کہ

حضرت حسنؓ لاڈ پیار اور دُعا: مَیں ایک دن دِن کے کسی حصّہ میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۸

ساتھ نکلا آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کے قریب تک پہنچے وہاں آپ نے آواز دی اثم لکع اثم لکع کہ یہاں بچہ ہے بچہ ہے؟ مُراد تھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ تو بس تھوڑی سی دیر گزری ذرا سا وقت گزرا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور وہ ایک دوسرے کے گلے لگ گئے تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ دُعا دی کہ خداوند کریم میں انہیں محبوب رکھتا ہوں تو بھی اِنہیں محبوب رکھ واحب من یحبہ[1] اور جو ان سے محبّت رکھتا ہو تو اُس کو بھی محبوب رکھ۔

کالی کملی اور اہلِ بیت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نقل فرماتی ہیں کہ ایک دن آپ باہر صحن میں تشریف لائے۔ بظاہر یہ ہے کہ گھر کے صحن میں آپ کے اُوپر ایک چادر تھی وہ چادر ایسی تھی جس پر نقش ونگار بنے ہوئے تھے کجاوے کی شکل کے، وہ چادر اُونی تھی اور اُس کا رنگ سیاہ تھا۔ حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ وہاں آئے، تو آپ نے انہیں اُس چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے انہیں داخل کر لیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اُنھیں داخل کر لیا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے انہیں بھی اس میں داخل کر لیا اور پھر یہ دُعا دی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت یہ کلمات ارشاد فرمائے کہ اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارے اُوپر سے جو رِجس ہے گناہ کے اثرات ہیں وہ ہٹا دے ــــــ و یطھرکم تطھیرا[2] اور تم سب کو پاکیزہ بنا دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور مجھے حضرت عائشہ رض کے اس حدیث میں یہ کلمات بڑے اچھے لگتے ہیں بڑے ہی مُبارک ہیں یہ سارے کلمات کہ ہم یعنی ازواج رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جمع تھیں جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پاس بیٹھے تھے۔ عندہ فاقبلت فاطمہ رض اتنے میں حضرت فاطمہ رض آگئیں۔ ما تخفی مشیتھا من مشیتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اُن کی چال واضح طرح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی چال کے مشابہ تھی۔ قدرتی طور پر مشابہت ہوتی ہے بعضوں کی بعضوں کے ساتھ۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۸ [2] ایضاً ص

اولاد کے آنے پر مسرّت کا انداز

جب آپ نے دیکھا تو یہ جملہ فرمایا مرحبا بابنتی میری بیٹی مرحبا یہ جُملہ فرمایا۔ مرحبا کا مطلب ہے تمہارے لیے بہت جگہ وسیع جگہ ہے، دل میں بھی جگہ ہے ویسے بھی جگہ ہے تو یہ عرب لوگ بہت استعمال کرتے تھے۔ پھر آپ نے اُنھیں اپنے قریب بٹھا لیا پھر موقع ملا تو کوئی بات سرگوشی کے طور پر فرمائی کہ وہی سُن سکیں دوسرا کوئی نہ سُن سکے۔ ثم سارھا فبکت بکاء شدیدا وہ رونے لگیں اور بہت زیادہ رونے لگیں پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگیں۔ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ دیکھا کہ ان پر تو یہ اثر ہُوا ہے یہ بہت رو رہی ہیں تو پھر دوبارہ آپ نے کوئی بات اسی طرح مخفیۃً فرمائی ثم سارھا ثانیًا فاذا ھی تضحك حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ ہنس رہی تھیں یا تو یہ حال تھا کہ رو رہی تھیں وہ بھی پھُوٹ پھُوٹ کر خُوب بکاء شدید یا یہ ہُوا کہ ہنسنے لگیں جب جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اس جگہ سے اُٹھ کر تشریف لے گئے تو میں نے ان سے پُوچھا عمّا سارك کیا بات تھی جو بڑے راز کے ساتھ تم سے کہی خُفیہ کہی۔

راز کی حفاظت

تو اُنھوں نے جواب دیا کہ ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سرہ میں جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا راز کھولنے والی نہیں میں نہیں کہہ سکتی۔ کچھ عرصہ بعد ایسا ہُوا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم دُنیا سے رُخصت ہو گئے۔

حضرت عائشہ رضؓ کا حضرت فاطمہ پر مان

جب وفات ہو گئی قلت عزمت علیك بما علیك من الحق میں تمہیں واسطہ دیتی ہوں یا قسم دیتی ہوں اُس حق کی جو میرا تمہارے اُوپر ہے یعنی ماں ہونے کا رشتہ بنتا ہے لَمَّا اخبرتینی تم مجھے ضرور بتاؤ گی کہ کیا بات تھی تو اُنھوں نے کہا اما الاٰن فنعم اَب میں بتا سکتی ہوں جب مجھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بُلا کر پہلی دفعہ بالکل سرگوشی میں بات کی تھی تو مجھے آپ نے یہ بتایا کہ حضرت جبریل علیہ السّلام مجھ سے ہر سال قرآن پاک دوہرایا کرتے تھے گردان کیا کرتے تھے لیکن یہ سُننا سُنانا قرآن پاک کا ایک دفعہ ہوتا تھا۔ اور اس دفعہ اُنھوں نے مجھ سے دو دفعہ قرآن پاک سُنا اور سُنایا اور میرا اندازہ یہ ہے ولا اری الاجل الا قد اقترب کہ میری وفات جو ہے قریب آگئی ہے فاتقی اللہ

واصبری تو اللہ سے تقوٰی اختیار کرے رکھنا اور صبر کرنا فانی نعم السلف انا لکِ (اور) مَیں تم سے پہلے وہاں (آخرت میں) چلا جاؤں تو مَیں وہاں تمہارے لیے بہتر ہوں وہ فرماتی ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بات کہی تھی تو اُس پر تو مجھے رونا آیا تھا فبکیت لیکن جب آپ نے میری بے چینی دیکھی فلما رای جزعی سارّنی الثانیۃ" تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے دوبارہ پھر سرگوشی کے انداز میں بات کی اور یہ فرمایا یا فاطمہ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اھل الجنۃ" تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں وہاں اللہ کے یہاں یہ درجہ دیا جائے یا یہ لقب دیا جائے یا یہ خطاب دیا جائے کہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ یا سیدۃ النساء المؤمنین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بھی بتایا کہ انی اول اھل بیتہ اتبعہ مَیں آپ کے گھر والوں میں آپ کے بعد سب سے پہلے پیچھے پیچھے جاؤں گی دُنیا سے تو یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے خوشی کی تھی کہ ان سے جُدائی زیادہ دنوں کی نہیں رہے گی بلکہ سب رشتہ داروں میں سب گھر والوں میں سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عالمِ آخرت میں ملاقات میری ہی ہوگی مَیں جاؤں گی اس پہ میں ہنسی تھی تو رونا اور ہنسنا جس وجہ سے تھا اس کی وجہ یہ تھی ۔ یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کر رہی ہیں۔ اس سے ان کے تعلقات کا بھی اندازہ کیجیے کہ کتنے زیادہ گہرے اور اچھے تعلقات تھے ۔

نبی علیہ السّلام کا حضرت عائشہ رضؓ سے تعلق

ایک دفعہ ایک بات چل رہی تھی اس میں کچھ ازواجِ مطہرات نے حضرت عائشہ رضؓ کے بارے میں ایک بات منوانی چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے تو اُنھوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ بات کیجیے اِنھوں نے بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ جو چیز مجھے محبوب ہے وہ تمہیں محبوب نہیں ؟ اُنھوں نے کہا کہ مجھے محبوب ہے تو پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ سے عائشہ رضؓ کے بارے میں کوئی بات نہ کرو تو وہ واپس چلی آئیں ۔ پھر ازواجِ مطہرات نے (دوبارہ) کہا کہ جائیے اور اب یہ بات کیجیے تو اُنھوں نے منع کر دیا نہیں گئیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت

---

۱ مشکوٰۃ ص ۵۶۸　　۲ مشکوٰۃ ۵۷۳

عائشہ رضی اللہ عنہا کا جو تعلق تھا وہ بہت زیادہ اچھا تھا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا اور ویسے مجلسوں میں بھی ارشاد فرمایا ہوگا کہ فاطمۃ بضعۃ مِنّی کہ فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے فمن اغضبھا اغضبنی جو اُنھیں ناراض کرے گا اُس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یریبنی ما ارابھا و یوذینی ما اٰذاھا[1] جو بات اُن کو بُری لگے گی مجھے بھی لگے گی کہ جو چیز اُنھیں تکلیف پہنچائے گی مجھے بھی تکلیف پہنچائے گی۔ یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو ان سے اتنا زیادہ تعلق تھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ جو چیز اُن کو تکلیف پہنچائے گی اُس چیز سے مجھے بھی تکلیف ہوگی۔

حضرت علیؓ کو حضرت فاطمہؓ پر دوسرا نکاح کرنے کی ممانعت اور اسکی حکمت

لہٰذا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منع کر دیا تھا کہ وہ رشتہ نہ کریں اور اگر کرنا چاہتے ہیں تو فاطمہؓ کو چھوڑ دیں پھر کرلیں وجہ اس کی یہی تھی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو تکلیف ہوتی اور وہ تکلیف جو ہے وہ ایک اُمّتی کے لیے ایمان کا خطرہ ہو جاتا ہے اس سے وہ (یعنی حضرت علیؓ) اور لڑکی جو دوسری ہوتی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سوکن اور حضرت علیؓ دونوں کے ایمان کے لیے بُری بات ہوتی اس واسطے آپ نے منع فرما دیا اور فرمایا کہ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا اگر وہ نکاح کرنا چاہتے ہی ہیں تو فاطمہؓ کو طلاق دے دیں پھر نکاح کرلیں، مَیں حلال کو حرام۔ حرام کو حلال بھی نہیں کر رہا۔ یہ بھی نہیں کہتا کہ بُری بات ہے منع ہے لیکن بات یہ ہے کہ تکلیف ہوگی اور اِن کے (حضرت فاطمہؓ کے) انداز سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام ازواجِ مطہرات بھی خوش تھیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے۔ یعنی مزاج اس قسم کا تھا کہ جیسے بالکل اپنے کام سے کام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے تعلق۔ باقی کسی کی بھلائی بُرائی میں وہ بالکل نہیں پڑتی تھیں۔ کہیں بھی ذکر نہیں آتا کہ اُنھوں نے ازواجِ مطہرات کی کسی چیز میں مداخلت کی ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی شفقت یا محبّت جو تھی وہ بہت زیادہ تھی۔ روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ عادتِ طیّبہ یہ تھی کہ جب سفر سے تشریف لاتے تھے تو مسجد میں نماز پڑھ کر پھر گھر میں تشریف لے جاتے اور گھر میں پہلے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۸

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوتے ہوئے تشریف لے جاتے تھے۔ محل وقوع بھی ایسے ہی تھا مکانات یا کمرے جو بنے ہوئے تھے وہ بھی اسی طرح کے بنے ہوئے تھے پہلے اُن کا ہی کمرہ آتا تھا، اس کا صحن اور بعد میں اپنی ازواجِ مطہرات کے کمرے اور اُن کا صحن تو اس طرح سے آپ کرتے تھے۔

مباہلہ اور اہلِ بیت

حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آیت اُتری تھی ابناءنا و ابنائکم[1] اہلِ کتاب سے مباہلہ کے موقع پر مباہلہ کا مطلب یہی ہے جو آیت میں آتا ہے کہ تم بھی بلالو سب گھر والوں کو ہم بھی اپنے گھر والوں کو بُلا لیتے ہیں اور دُعا کیے لیتے ہیں کہ جو جھُوٹا ہو اُس پر خُدا کی لعنت اور پھٹکار ہو یہ دُعا مانگتے ہیں۔ فنجعل لعنت اللّٰہ علی الکاذبین تو وہ لوگ جو آئے تھے وہ عیسائی تھے ان لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نبی ہیں پھر تو ہم برباد ہو جائیں گے اس لیے یہ نہیں کرتے ہاں جو یہ فرماتے ہیں وہ بات پُوری کر لو تو اُنھوں نے مباہلہ نہیں کیا لیکن جب آپ نے مباہلہ کے لیے تیاری فرمائی تو یہ طریقہ اختیار کیا کہ حضرت علی رضؓ کو بُلایا، حضرت فاطمہ رضؓ کو بُلایا، حسنؓ کو بلایا حسینؓ کو بُلایا اور پھر یہ کہا کہ اللھم ھولاء اھل بیتی خُداوندا یہ میرے گھر والے ہیں۔

حقیقی اہلِ بیت

گھر والے تو ہمیشہ سے بیوی وغیرہ کو کہتے ہیں مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حدیثوں کی وجہ سے یہ بھی گھر والے بن گئے۔ یعنی مزید یہ بھی آپ کے گھر والے ہُوئے۔

اور اس طرح کی روایتیں بہت سی ہیں نیز قرآن پاک کی جو آیت ہے۔ اھل البیت و یطھرکم تطھیرا اس کی تفسیر میں بھی یہ حضرات آگئے۔ تو اس بناء پر ان حضرات سے سارے اہلِ سُنّت محبت رکھتے ہیں اور ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں اور جو اُن کے نسب میں جواب تک چلا آرہا ہے اگر معلوم ہو جائے تو اس کی تعظیم بھی کی جاتی ہے اور وجہ اس کی اس قسم کی حدیثیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو اپنا گھر والا اور اِن کو اپنی اولاد شمار کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں ان حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین)

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۸

رمضان مبارک کی آمد پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ استقبالیہ

حضرت سلمان فارسی رضہ نے بیان فرمایا کہ حضور سرورِعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم کو خطاب فرمایا کہ "اے لوگو! ایک باعظمت مہینہ آپہنچا ہے جو ماہِ مُبارک ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام کرنا تطوع (غیر فرض) قرار دیا ہے۔ اس ماہ میں جو شخص کوئی نیک کام کرے گا اس کو ایسا اجر و ثواب ملے گا جیسے اس کے علاوہ دوسرے مہینہ میں فرض ادا کرتا اور فرض کا ثواب ملتا، اور جو شخص اس ماہ میں ایک فرض ادا کرے تو اس کو ستّر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنّت ہے اور یہ آپس کی غمخواری کا مہینہ ہے اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

اس ماہ میں جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے تو یہ اس کی مغفرت کا اور دوزخ سے اس کی گردن کی آزادی کا سامان بن جائے گا اور اُس کو اسی قدر ثواب ملے گا جتنا روزہ دار کو ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ہر شخص کے پاس اتنا مقدور نہیں ہے کہ روزہ دار کا روزہ افطار کرادے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو عطا فرمادے گا جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے یا ذرا سی لسّی سے افطار کرادے۔

مزید فرمایا۔ کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کریں گے کہ جنّت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا (اور پھر جنّت میں تو بھوک پیاس کا نام ہی نہیں) اس ماہ کا اوّل حصّہ رحمت ہے دوسرا حصّہ مغفرت ہے، تیسرا حصّہ دوزخ سے آزادی کا ہے جس نے اس ماہ میں اپنے غلام کا کام ہلکا کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے، بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ اس ماہ میں چار کاموں کی کثرت کرو، ان میں سے دو کام ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ تم اپنے پروردگار کو راضی کروگے اور دو کام ایسے ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے ہو، وہ دو کام جن کے ذریعہ خُدائے پاک کی خوشنودی حاصل ہوگی یہ ہیں۔ ۱۔ لا الٰہ الا اللہ کا ورد رکھنا۔ ۲۔ خُدائے پاک سے مغفرت طلب کرتے رہنا اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے یہ ہیں ۱۔ جنّت کا سوال کرنا۔ ۲۔ دوزخ سے پناہ مانگنا۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۴)

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب مدنی

رمضان مبارک کو مکدر نہ کریں

رمضان المبارک بڑا مُبارک مہینہ ہے، اس میں نیکیوں کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہیے اور الحمد للہ ہر مُسلمان کچھ نہ کچھ خیر کی طرف اس ماہ میں ضرور بڑھتا ہے، اس ماہ میں نیکیوں کے کیا اور رمضان کی کیا خصوصیات ہیں عام طور سے اُمّتِ مسلمہ اس سے واقف ہے، جی چاہتا ہے کہ: (حسناتِ رمضان) کے ساتھ ساتھ مروجہ منکرات کی بھی نشاندہی کر دی جائے، یعنی ان بُرائیوں کو چھوڑ دیا جائے جو اس مہینہ میں عموماً لوگوں سے سرزد ہوتی ہیں کیونکہ شیطان ہر ممکن طریق سے نیک بندوں کے رستے میں روڑا بننے کے ڈھنگ نکالتا ہے، اور منکرات کو رواج دینے میں اس طرح کامیاب ہو جاتا ہے کہ اکثر بلکہ بعض خواص بھی بُرائی کو نیکی سمجھنے لگتے ہیں اور گناہ کو ثواب سمجھ کر کرتے رہتے ہیں، سالہا سال کے تجربات کے بعد مروجہ منکرات کو احاطۂ تحریر میں لا رہا ہوں۔

(۱) ایک بہت بُرا رواج یہ ہو گیا ہے کہ: کمسن بچّوں کو روزہ رکھا کر بچّے کا فوٹو اخبارات میں شائع کرتے ہیں، اس میں دو باتیں قابلِ ذکر ہیں:

اوّل: یہ کہ کمسنی ہی میں بچّے کے ذہن میں ریاکاری کا بیج بو دیا جاتا ہے اور بچّہ کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ روزہ رکھنا ایسا کام ہے جس کا اخبار میں اشتہار دینا چاہیے اور نیکی کو اُچھالنا بھی ایک ضروری کام ہے، العیاذ باللہ، روزہ رکھنا مقصود نہیں بلکہ شہرت مقصود ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ریاکاری نیکیوں کی آری ہے، اس کے ہوتے ہُوئے کوئی نیکی، نیکی نہیں رہتی۔

دوم: تصویر کھنچوانا اور اخبارات میں شائع کرانا یہ مستقل گناہ ہے، ریاکاری کے ساتھ تصویر کشی کے گناہ میں ملّوث ہوتے ہیں، بچّے سے ایک نیکی کرائی اور خود گناہ کبیرہ میں مُبتلا ہُوئے، یہ کیسی نادانی ہے؟ مُسلمانوں کو اپنے ہر عمل کے بارے میں سوچنا چاہیے کہ اللہ کی رضا مطلوب ہے یا اور کچھ؟

(۲) ایک رواج یہ ہے کہ: افطار کی دعوتیں دی جاتی ہیں اور جب سے کمسن بچّوں سے روزہ رکھوا کر ریاکاری کا سلسلہ چلا ہے اس وقت سے ان دعوتوں کا رواج اور زیادہ زور پکڑ گیا ہے۔ دعوت و

ضیافت تو اچھا کام ہے مگر اس کے ساتھ یہ جو مصیبت کھڑی ہو گئی ہے کہ افطار کرتے کرتے نمازِ مغرب بالکل چھوڑ دیتے ہیں یا جماعت ترک کر دیتے ہیں یہ ایک عظیم خسارہ ہے، اگر دعوت نہ ہوتی تو جماعت کی نماز مسجد میں پڑھتے اور ۲۷ نمازوں کا ثواب پاتے مگر دعوت نے یہ سب ثواب ضائع کر دیا۔ کیا مزا رہا، جب دعوتِ انسانی کی وجہ سے دعوتِ رحمانی کی شرکت سے محرومی ہو گئی جس کی طرف حی علی الفلاح کے ذریعہ منادیٔ ربانی نے بلایا تھا، بعض حضرات بالکل تو جماعت ترک نہیں کرتے بلکہ افطاری کے بعد بے نمازی بلکہ بے روزہ دار مہمانوں کو چھوڑ کر مسجد میں پہنچ کر ایک دو رکعت پالیتے ہیں ان میں وہ حضرات بھی ہوتے ہیں جو دوسرے مہینوں میں صفِ اوّل اور تکبیرِ اولیٰ کے عظیم ثواب کو افطاری کی نذر کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ سمجھ دے، اور رہاں بعض ضیافتوں میں مولوی حافظ قاری حضرات موجود ہوتے ہیں، یہ صاحبِ دعوت ہی کے گھر میں جماعت کی نماز پڑھا دیتے ہیں، جماعت کا ثواب تو مل جاتا ہے مگر دو باتیں اس میں بھی قابلِ توجہ اور ضروری ہیں، ایک تو وہی بات جو ابھی عرض کی گئی کہ: جس ماہ میں زیادہ نیکیوں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے اس میں بڑی جماعت کی شرکت چھوڑ دی اور مسجد جانے پر جو ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے۔ اس سے محروم ہوئے، دوسرے یہ کہ: مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھروں میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں کرنا شریعت کے مزاج کے خلاف ہے اور سُنّتِ نبویہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ) کے ساتھ بالکل اس کا جوڑ نہیں بیٹھتا، ہر نیک کام کی رفعت و بلندی کا معیار سُنّت کے مطابق ہونا ہے، تھوڑا تھوڑا ہٹنے سے آگے چل کر بہت زیادہ ہٹ جاتے ہیں، بہت سی بدعتوں نے اسی طرح رواج پایا ہے۔

شاید کوئی صاحب یہ خیال فرمائیں کہ: دعوت جیسی نیکی سے روکا جا رہا ہے حالانکہ یہ سُنّت کا کام ہے، سُنّت ہونے میں کیا شک ہے، مگر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا کیا سُنّت نہیں ہے؟ ضروری ہے اور بہت بڑی سُنّت ہے اس کو ترک نہ کرو، اور دعوت بھی خُوب کھاؤ جس کا طریقہ یہ ہے کہ صاحبِ دعوت سے کھجوریں لے کر افطار کر لیں اور نماز باجماعت مسجد میں ادا کریں اور نماز سے فارغ ہو کر اچھی طرح ماحضر نوشِ جان فرمائیں۔

بات یہ ہے کہ: شریعت کی پاسداری ملحوظِ خاطر ہو تو ہر بات کا دھیان رہے چونکہ دُنیاداری کے اُصول ادلے بدلے کے عنوان سے دعوتیں ہوتی ہیں، بلکہ الیکشن جیتنے تک کے مضرات اس میں

پوشیدہ ہوتے ہیں، ووٹروں اور سپوٹروں کو دعوت کے ذریعہ مانوس کیا جاتا ہے اور یہ دعوتیں کونسلروں اور ممبروں بلکہ وزیروں اور اُن کے مشیروں اور عزیزوں کو بطور رشوت کھلائی جاتی ہیں اس لیے شریعت کے اُصول کا خیال نہیں رہتا، خُدارا ذرا غور کریں کیا ایسی دعوتیں سُنّت ہیں جن پر نماز باجماعت کو قربان کیا جاسکے؟ پھر یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ: نام تو ہے: افطار پارٹی کا، مگر اس میں چونکہ مندرجہ بالا اُصول کے مطابق دعوت دی جاتی ہے اس لیے اکثر بے روزہ دار بھی تشریف لاکر روزہ کھول لیتے ہیں، کلا بل لا یخافون الآخرۃ۔

(۳) بعض مساجد میں تراویح کا بوجھ اُتارنے کے لیے عشاء کی اذان وقت سے پہلے دے دیتے ہیں، حالانکہ اذان وقت ہونے کے بعد ہونی چاہیے، اور مسجد سے جلد نکل کر ہوٹل میں بیٹھنے کے لیے تیز رفتار حافظ کو ترجیح دیتے ہیں خواہ حروف کٹنے کی وجہ سے ایک آیت بھی صحیح نہ ہو۔

(۴) بہت سی عورتیں تراویح نہیں پڑھتی ہیں اور اس کو صرف مردوں کے کرنے کا کام سمجھا جاتا ہے، حالانکہ نماز تراویح بالغ مرد و عورت سب کے لیے سُنّتِ مؤکدہ ہے۔

(۵) بعض لوگ پورے ماہ تراویح پڑھنا ضروری خیال نہیں کرتے بلکہ صرف ایک قرآن مجید سُن لینا کافی سمجھتے ہیں خواہ جتنے دن میں بھی ختم ہو جائے حالانکہ تراویح رمضان کی آخری رات تک پڑھنا سُنّتِ مؤکدہ ہے، ختم قرآن مستقل سُنّت ہے۔

(۶) بعض مساجد میں نابالغ کے پیچھے نماز تراویح پڑھ لیتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مسلک پر ہونے کے بھی مدعی ہیں، حالانکہ حنفی مذہب میں نابالغ کی اقتدا میں فرض سُنّت نفل کچھ جائز نہیں۔

(۷) ختم کے دن برقی قمقموں اور رنگ برنگ کی لمبی لمبی لائٹوں سے مساجد کی سجاوٹ کی جاتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کے باعث منتظمین مسجد اس رات کو نماز باجماعت بلکہ پوری یا آدھی تراویح کی شرکت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں، بھلا قلوب کو منور کرنے والے انوارِ قرآنیہ کے سامنے اس ظاہری آرائش کی کیا ضرورت ہے؟ محققین کے نزدیک یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہے جس کے لیے شریعت میں وعیدیں آئی ہیں۔

(۸) مشروط بامعروف طریقہ پر تراویح میں قرآن مجید سُنانے والے حفاظ کو خدمت کے نام سے

رقم دی جاتی ہے جس کا لینا دینا جائز نہیں ہے۔

(۹) مسجد کی سجاوٹ اور مٹھائی نیز حافظ صاحب کو دینے کے لیے چندہ کیا جاتا ہے، جو بہت سے حضرات خوش دلی سے نہیں بلکہ محلّہ کے بڑے لوگوں کا مُنہ دیکھ کر دیتے ہیں اور وفد کے جانے کے دباؤ سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں حالانکہ جب تک طیبِ نفس سے نہ دیا جائے اس وقت تک کسی کا ایک پیسہ لینا بھی حلال نہیں ہوتا، اگر کسی ضرورت سے چندہ کرنا ہو تو صرف سامنے رکھ دیں پھر جس کا جی چاہے خود سے دے یا نہ دے، وفد بنا کر جانا زور ڈالنے کے لیے ہوتا ہے جو شرعًا صحیح نہیں۔

(۱۰) عمومًا اکثر مساجد میں اعتکاف کے لیے کوئی نہیں بیٹھتا حالانکہ رمضان کے آخر عشرہ کا اعتکاف سُنّتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، کوئی بھی نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے، بعض جگہ اپاہج قسم کے لوگوں کو روٹی کپڑے کا لالچ دے کر اعتکاف میں بٹھا دیتے ہیں اور یہ لوگ اکثر مسائل سے بھی واقف نہیں ہوتے، اور یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اعتکاف مسجد سے باہر رہنے سے فاسد ہو جاتا ہے اور ایسے لوگوں کو اس لیے انتخاب کرتے ہیں کہ مال و دولت والے حضرات مسجد میں دس دن گزارنے کو کسرِ شان سمجھتے ہیں یا دُنیاوی مشغولیتوں کو اللہ کے گھر میں رہنے سے زیادہ اہمیّت دیتے ہیں، یہ حبِ دُنیا ہے۔

(۱۱) شبینوں میں یا تہجد کے وقت بعض مساجد یا خانقاہوں میں نوافل کی جماعتیں ہوتی ہیں حالانکہ غیر فرائض کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، البتّٰہ اگر صرف دو تین مقتدی ہوں تو گنجائش ہے لہٰذا نوافل باجماعت نہ پڑھیں، اگر شبینہ کرنا ہو تو تراویح میں پڑھیں بشرطیکہ سب توجہ سے سُنیں، قرآن کی طرف سے بے التفاتی نہ ہو اور ضعیفوں کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کے لیے چھوٹی سورتوں سے پہلے تراویح پڑھا دیں۔ وباللہ التوفیق

"انوارِ مدینہ" میں

اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

زکوٰۃ

احکام اور مسائل

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

تم خدا کے فضل سے نمازی ہو۔ جماعت سے نماز ادا کرتے ہو۔ نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے۔ اُس کا ترجمہ اور مطلب بھی سمجھ لیتے ہو۔ تم پوری طرح سمجھ چکے ہو کہ نماز اللہ کی یاد کا ایک طریقہ ہے۔ جس میں بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ عاجزی اور نیاز مندی پیش کرتا ہے، اپنے دُکھ درد کی فریاد کرتا ہے اور جماعت میں شریک ہو کر جماعتی نظم، اتحاد، اتفاق اور مساوات کا سبق لیتا ہے اور تمام دُنیا کے لیے نمونہ پیش کرتا ہے ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

خدا کے فضل سے تم روزوں کے بھی عادی ہو، تمام دن بھوکے پیاسے رہ کر ثابت کرتے ہو کہ ہمارا کھانا پینا اور ہمارے دل کی چاہ "حکمِ رب" کے تابع ہے۔ اس نے اجازت دی تو ہم نے کھایا، پیا، دل کی چاہ پوری کی۔ اس نے منع کر دیا تو ہم رُک گئے۔ اس سے اپنے اوپر قابو پانے کی مشق بھی ہوتی ہے اور بھوکے پیاسے، ضرورتمندوں کے دُکھ درد کا احساس بھی بیدار[1] ہوتا ہے جس سے خلقِ خدا کے ساتھ ہمدردی بڑھتی ہے۔ لیکن تمہارا ایمان یہ بھی ہے کہ جس طرح ہماری جان خدا کی دی ہوئی ہے۔ جب اُس نے چاہا ہمیں پیدا کیا۔ گوشت کے لوتھڑے میں جان ڈالی۔ جب چاہے گا یہ بخشی ہوئی جان لے لیگا۔ اسی طرح ہمارا مال بھی خدا کا دیا ہوا ہے۔ ہماری جس کوشش

---

[1] بیدار ہوتا ہے یعنی جاگتا ہے۔

کو چاہتا ہے وہ کامیاب کر دیتا ہے جس سے ہمارے ہاتھ کھُل جاتے ہیں، جیب بھر جاتی ہے۔ گھر میں رونق آجاتی ہے اور جب چاہتا ہے اپنی دی ہوئی دولت سمیٹ لیتا ہے۔ چنانچہ فارسی کا یہ شعر جو عام طور پر زبانوں پر ہوتا ہے، ہمارا عقیدہ ہے :

در حقیقت مالکِ ہر شے خدا است
ایں امانت چند روزہ نزدِ ماست

یعنی درحقیقت ہر ایک چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے اللہ کی دی ہوئی چند روزہ امانت ہے۔

اچھا جب یہ سب مال و دولت، اللہ تعالیٰ کی عطا اور اُس کی دی ہُوئی نعمت ہے۔ تو انصاف کی بات تو یہ ہے کہ حصّہ رسدی تمہارے پاس رہے۔ باقی سب اللہ کی مخلوق پر خرچ ہو۔ دیکھو دریا کا پانی نالی کے راستے سے تمہارے کھیت میں پہنچتا ہے۔ یہ نالی حصّہ رسدی یا اس سے کچھ زیادہ خود چُوس لیتی ہے۔ باقی سارا پانی جُوں کا توُں کھیتوں اور باغیچوں کو پہُونچا دیتی ہے جو تشنہ لب ضرورت مند ہوتے ہیں۔ اِسی طرح تم بھی اگر دولت مند ہو تو ایک چشمہ ہو، ایک نہر ہو۔ اپنی پیاس بھر اپنے پاس رکھو، باقی سب اللہ کی مخلوق پر صرف کر دو جس کی زندگی کا چمن مرُجھا رہا ہے۔ کیونکہ یہ مخلوق "عیال اللہ" ہے۔ مالک کی دی ہوئی نعمت اس کی عیال پر صرف ہونی چاہیئے۔ ایمان کا تقاضا یہی ہے۔ کھیت سُوکھ رہا ہو اور تم چشمہ کے دہانہ پر پتھر کی چٹان رکھ دو یہ ایمان کی بات نہیں ہے، بلکہ بہت بڑا ظلم ہے اور پرلے درجے کی سنگدلی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ الآیۃ۔ سورۃ توبہ آیت: ۳۴ پارہ ۱۰ ع

ترجمہ : جو لوگ کنز کرتے ہیں (جوڑ جوڑ کر رکھتے ہیں) سونے اور چاندی کو اور راہِ خدا میں اس کو خرچ نہیں کرتے۔ اُن کو سنا دو خبر دردناک عذاب کی۔ جس دن تاپا جائے گا اس خزانے کو نارِ جہنّم میں۔ پھر اُس سے داغا جائے گا ان کی پیشانیوں اور

پہلوؤں کو اور کہا جائے گا، یہ ہے وہ جس کو تم نے اپنے لیے جمع کر کے اور جوڑ کر رکھا تھا۔
پس چکھو اپنے جوڑے ہوئے کو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَیْسَ[1] بِالْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ (ترمذی شریف)

ایک دفعہ ایک شخص نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ۔ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا :-

اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالنَّاسُ نِیَامٌ

سلام کا رواج عام کرنا۔ کھانا کھلانا اور اس وقت نماز پڑھنا کہ لوگ سو رہے ہوں (یعنی تہجد کی نماز پڑھنا)

مگر اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم اور اُس کا احسان ہے کہ اُس نے یہ حکم نہیں دیا کہ تمہارے نپے تلے خرچ سے جو فاضل بچے، وہ سب راہِ خدا میں خرچ کر دو۔ وجہ یہ ہے کہ جس خدائے ذوالجلال نے دینِ اسلام سے ہمیں نوازا، وہ صرف حاکم ہی نہیں ہے بلکہ وہ رب اور پروردگار بھی ہے۔ وہ ہماری فطرت اور اس کی صلاحیتوں یا کمزوریوں سے واقف ہی نہیں ہے بلکہ وہ خالق اور صانع ہے جس نے انسان کو انسان بنایا۔ اُس کی فطرت خاص طرح کی رکھی۔ اُس میں خاص خاص صلاحیتیں پیدا کیں۔ وہ خُوب جانتا ہے کہ دولت کی محبّت انسانی فطرت ہے۔ یہی سبب ہے کہ انسان ہر طرح کی مصیبتیں جھیلتا ہے۔ راحت و آرام قربان کر دیتا ہے اور اپنی تمام صلاحیتیں اور قابلیتیں کام میں لا کر دولت حاصل کرتا ہے۔

وہ یہ بھی جانتا ہے کہ بال بچوں کی محبّت تقاضاءِ فطرت ہے۔ انسان اپنے آپ سے زیادہ اپنی اولاد کی رفاہیت اور خوشحالی چاہتا ہے۔ اس کی تمنا ہوتی ہے کہ جتنی ترقی اُس نے کی ہے۔ اس سے بڑھ چڑھ کر اُس کی اولاد ترقی کرے۔ اس تمنّا سے خود باپ کو کوئی فائدہ پہونچے یا نہ پہونچے، البتہ ملک اور قوم کو ضرور فائدہ پہونچتا ہے۔ کیونکہ نوجوانوں کی ترقی ملک اور قوم کی ترقی ہوتی ہے۔ اور اس طرح پُورے عالم کی ترقی کا راستہ کھلتا ہے۔

---

[1] وہ مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر لے اور پڑوسی بھوکا رہے۔

لیتے ہو اور خود اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کا سامان کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (سورۃ بقرۃ) آیت:۱۹۵ پارہ ۲:

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنے آپ کو ہلاکت میں۔

غزوۂ عسرت کا واقعہ مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امداد کی اپیل فرمائی تو حضرت عثمانؓ نے تین سو اونٹ، دس ہزار دینار، چار ہزار درہم پیش کیے۔ فاروق اعظمؓ کے یہاں جو کچھ تھا، اُس کا آدھا لے آئے اور حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ نے تو یہ کمال کیا کہ جو کچھ تھا سب ہی لاکر بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا۔ یہ ہے قومی اور ملّی احساس جو ہر مسلمان میں ہونا چاہیے۔ جس کی بنا پر وہ خود آگے بڑھ کر اپنی دولت خرچ کرے۔ جتنے زیادہ ولولہ اور شوق سے دولت خرچ کرے گا۔ اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ۔ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ سورۃ البقرۃ۔ آیت:۲۶۱ پارہ ۳:

وہ لوگ جو اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں، اس خرچ کی مثال اس دانہ کی ہے جس میں سات خوشے نمودار ہوئے۔ ہر خوشے میں سو دانے۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔

بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ملکی ضرورتوں کے لیے حکومتیں پبلک سے قرض لیا کرتی ہیں۔ دینی اور ملی ضرورتوں کے لیے جو رقم صرف کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ ہمارے اوپر قرض ہے۔ ہم اس کا انعام بہت بڑھا چڑھا کر دیں گے۔

وہ خالق اور رب ، جس طرح غریبوں اور ضرورت مندوں کا پروردگار ہے۔ ایسے ہی وہ امیروں اور دولت مندوں کا بھی رب اور پروردگار ہے۔ جس طرح غریب اور کمزور انسان اس کی عیال ہیں۔ ایسے ہی دولت منداور ان کے اہل و عیال بھی اس کی عیال ہیں۔

بیشک نہر ، نالے اور چشمے تمام پانی تقسیم کردیتے ہیں ۔ مگر اُن کے جگر قدرتی طور پر کھیت کی زمین سے زیادہ تر رہتے ہیں۔ جو درخت نالی کی ڈول ، نہر کی پٹری یا چشمہ کے آس پاس ہوتے ہیں وہ زیادہ سرسبز و شاداب رہتے ہیں۔

اسلام دینِ فطرت ہے ، وہ غیر فطری باتوں کو حرام اور ناجائز قرار دے کر ختم کرتا ہے۔ اُس نے صرف چالیسواں حصّہ تو ایسا رکھا کہ وہ اس دولت مند کا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کا ہے ، یہ حصّہ اس کی ضرورتمند عیال پر صرف ہونا چاہیئے۔ اس کو اگر تم اپنے صرف میں لاتے ہو تو ضرورت مند فقیروں کا حصہ غصب کرتے ہو اس طرح اپنے تمام مال کو ناپاک کر لیتے ہو کیونکہ تمہاری پاک کمائی میں اگر غصب کا مال مل جائے تو ساری کمائی ناپاک ہو جاتی ہے۔

اس چالیسویں حصّے کے علاوہ باقی ۳۹ حصّے تمہارے ہیں۔ ان کو اپنے پاس جمع بھی رکھ سکتے ہو ، کاروبار کو ترقی دینے ، جائداد اور املاک کو بڑھانے میں بھی صرف کر سکتے ہو ، اپنی اولاد کے لیے پس انداز بھی کرسکتے ہو کہ وہ تمہارے پیچھے ضرورت مند محتاج نہ رہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تم اپنی اولاد کو دولت مند خوش حال چھوڑو۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو فقیر چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

مگر یہ کبھی مت بھُولو ، کہ اللہ تعالےٰ کا حق اُن اُنتالیس حصّوں پر بھی قائم ہے۔ اگر جہادِ عام جیسا معاملہ پیش آئے یا قحط جیسی کوئی عام مصیبت افرادِ ملّت کو گھیر لے۔ یا آنے والی نسل کی تعلیم کا مسئلہ پیش ہو یا مثلاً کسی ایسی تیاری کا مسئلہ پیش ہو کہ مقابلہ کے وقت آپ کی قوم دوسری قوموں سے پیچھے نہ رہے۔ ایسے تمام موقعوں پر خود آپ کا اپنا فرض ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی اپنی دولت راہِ خدا میں صرف کرو۔ کیونکہ اگر ایسا نہیں کرتے تو اپنی قوم اور مُلک وملّت کی تباہی مول

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً۔ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُطُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ سورہ بقرۃ : آیت ۲۴۵ پ۲

کون ہے جو اللہ کو اچھا قرضہ قرض دے کہ اللہ تعالیٰ اسے بڑھا چڑھا کر کئی گنا کر دے اور اللہ ہی تنگی کرتا اور فراخی دیتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

یعنی جو کچھ ہے اسی کا ہے، تم خود بھی اُسی کے ہو۔ چند روزہ زندگی کے بعد اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ پھر دل تنگی اور بُخل کیسا۔ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرو۔

تعریف، حکم اور شرطیں

تعریف زکوٰۃ مال کے اس خاص حصّے کو کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں، محتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنا دیا جائے۔

حُکم زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قرآن مجید کی آیتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے اس کی فرضیت ثابت ہے۔ جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے سے انکار کرے وہ کافر ہے۔

شرطیں مسلمان[۱]، آزاد[۲]، عاقل[۳]، بالغ ہونا[۴]، نصاب[۵] کا مالک ہونا، نصاب[۶] کا اپنی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا اور مالک[۷] ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گذر جانا۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔

پس کافر غلام، مجنوں اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کی برابر ہے۔ لیکن وہ قرضدار بھی ہے۔ یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا، تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

مال، زکوٰۃ اور نصاب

کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے (۱) مالِ تجارت میں (۲) سونے اور چاندی میں (۳) سونے چاندی سے بنی ہوئی تمام چیزوں میں، جیسے اشرفی، روپے، زیور، برتن، گوٹہ، ٹھپّہ، آرائشی سامان وغیرہ، ان سب میں زکوٰۃ فرض ہے۔

سرکاری نوٹ سرکاری نوٹ، رسید کی حیثیت رکھتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے کے نوٹ ہیں، اتنی رقم آپ کی سرکاری بنک میں جمع ہے۔ پس اگر یہ رقم بقدرِ نصاب ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

جواہرات سُچے موتی یا جواہرات پر زکوٰۃ فرض نہیں، چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں البتہ اگر تجارت کے لیے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے۔

برتن اور مکانات وغیرہ تانبے وغیرہ کے برتن۔ کپڑے۔ مکان دوکان۔ کارخانہ، کتابیں۔ آرائشی سامان (جو سونے چاندی کا نہ ہو) دستکاروں کے اوزار، خواہ وہ کسی قیمت کے ہوں، خواہ ان سے کرایہ آتا ہو، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر اُن میں سے کوئی چیز بھی تجارت کی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مالِ تجارت جو مال بیچنے اور نفع کمانے کے لیے ہو، وہ مالِ تجارت ہے۔ خواہ کسی قسم کا مال ہو، یہاں تک کہ اینٹیں پتھر، مٹی کے برتن گھاس پھونس۔ اگر اُن کی تجارت کی جاتی ہے تو اُن پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

نصاب کسے کہتے ہیں؟ جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ اُن کی شریعت نے خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے۔ جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ پس نصاب مال کی اس خاص مقدار کو کہتے ہیں جس پر شریعت نے زکوٰۃ فرض کی ہے۔

چاندی کا نصاب اور اس کی زکوٰۃ[1]

چاندی کا نصاب باوَن ½ تولہ چھ ماشہ ہے اور انگریزی روپیہ کے وزن سے جو ساڑھے گیارہ ماشے کا ہوتا ہے۔ ۵۴ تولہ ۲ ماشہ اور جبکہ زکوٰۃ میں چالیسواں حصّہ (۱/۴۰) دینا فرض ہوتا ہے۔ تو ۵۴ تولہ ۲ ماشہ کی زکوٰۃ ایک تولہ چار ماشہ دو رتی چاندی ہوگی۔

سونے کا نصاب اور اس کی زکوٰۃ

سونے کا نصاب سات تولے چھ ماشہ سونا ہوتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ دو ماشے دو رتی سونا ہوئی۔

تجارتی مال کا نصاب

سونے چاندی سے تجارتی مال کی قیمت لگاؤ پھر اگر اس کی مالیت نصاب کی برابر یا اس سے زائد ہو تو چاندی یا سونے کا نصاب قائم کرکے اُس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو۔

اصل کے بجائے قیمت

(۱) اصل فرض تو یہ ہے کہ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی کا چالیسواں حصّہ زکوٰۃ میں دو۔ مثلاً اگر غلّہ کی تجارت ہے تو تجارتی غلّہ کا جس قدر اسٹاک ہے اُس کا چالیسواں حصّہ زکوٰۃ میں دے دو۔ باقی یہ بھی جائز ہے اور ضرورت مندوں کی سہولت اگر اسی میں ہے تو یہی بہتر ہے۔ کہ اس کی قیمت دیدو۔

(۲) اسی طرح اگر تمہارے پاس چاندی کے زیور یا برتن ہیں جن کا وزن مثلاً سو تولہ ہے تو فرض تو یہ ہے کہ ڈھائی تولہ چاندی دے دو۔ لیکن اگر ڈھائی تولہ چاندی کی قیمت کا کپڑا یا غلّہ خرید کر دے دو وہ بھی جائز ہے۔

(۳) اس موقع پر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ ارشاد یاد رکھو کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بہتر اور افضل وہ ہے جو ضرورت مند کی ضرورت کے مطابق ہو اور جس میں اُس کا نفع زیادہ ہو۔ مثلاً

---

[1] وزن کے لحاظ سے ۱۰ درہم سات مثقال کے ہوتے ہیں۔ دوسو درہم ۱۴۰ مثقال کے۔ ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے تو ایک سو چالیس مثقال کا وزن چھ سو تیس ماشہ ہوگا۔ جس کے ساڑھے باون ½۵۲ تولے ہوتے ہیں۔

جو بھوکا ہے اس کو غلّہ دو۔ ننگے کو کپڑا دو۔ اگر بھوکے ننگے کو کسی تاجر نے کتابیں دے دیں تو اس کی زکوٰۃ تو ادا ہو جائے گی مگر ضرورت مند کی ضرورت پوری نہ ہوگی وہ اپنی ضرورت پوری کرنا چاہیے گا تو ان کتابوں کو آدھی تہائی قیمت پر بیچے گا۔ اس سے اس کا نقصان ہوگا۔

(۴) یہ بھی یاد رکھو کہ چاندی کی زکوٰۃ اگر چاندی سے ادا کی جائے گی تو قیمت کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ وزن کا اعتبار ہوگا۔ مثلاً کسی کے پاس خالص چاندی کے سو روپے ہیں۔ سال گذرنے کے بعد اُسے ڈھائی تولہ چاندی دینی چاہیئے۔ اب اسے اختیار ہے کہ وہ خالص چاندی کے دو روپے اور ایک خالص چاندی کی اٹھنی دے دے۔ یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا دے دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور اگر ڈھائی تولہ خالص چاندی تین روپے کی ہو تو زکوٰۃ میں تین روپے دینے ہوں گے۔ ہاں اگر روپے بھی خالص چاندی کے ہوں تو ڈھائی روپے یعنی دو روپے خالص چاندی کے اور ایک اٹھنی خالص چاندی کے زکوٰۃ میں دی جائے گی۔

اُدھورے نصاب

(۱) کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی ہے اور تھوڑا سا سونا دونوں میں سے نصاب کسی کا پورا نہیں ہے تو اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے[1] تو اُسی کی زکوٰۃ دو۔ اور دونوں میں سے کسی

[1] مثلاً چالیس تولے چاندی ہے اور دو ماشہ سونا جس کی قیمت دس تولہ چاندی ہوتی ہے۔ اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ کیونکہ دونوں کی مجموعی قیمت پچاس تولہ چاندی ہوتی ہے۔ جو نصاب سے کم ہے۔ ہاں اگر چالیس تولہ چاندی کے ساتھ تین ماشہ سونا ہو جس کی قیمت پندرہ تولہ چاندی ہو تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔ کیونکہ چاندی کا نصاب ۵۲ تولے ۶ ماشہ ہے جو پورا ہو گیا۔ یا مثلاً چھ تولہ سونا اور سو تولہ چاندی ہے جس کی قیمت ایک تولہ اور چھ ماشہ سونا ہوتی ہے۔ تو سونے کا نصاب ۷ تولہ ۶ ماشہ پورا ہو گیا۔ اس میں اختیار ہے کہ سونے کا چالیسواں حصہ یا اس کی قیمت دو۔ یا چھ تولہ سونے کی بھی چاندی سے قیمت لگا لو اور جو مجموعی رقم چاندی کی ہوتی ہے اس کا چالیسواں حصہ دے دو۔

کا نصاب پُورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

(۲) اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولہ سونا ہے۔ اُس کی قیمت چاندی کے نصاب کی برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ لیکن چاندی یا چاندی کی کوئی بھی چیز اُس کے پاس نہیں ہے تو اس صُورت میں اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

(۳) کسی کے پاس کچھ تجارتی مال ہے جو نصاب کی برابر نہیں ہے۔ لیکن اس کے علاوہ کچھ سونا یا چاندی بھی اس کے پاس ہے تو اگر سب کے ملانے سے نصاب پُورا ہو جاتا ہے تو اس مجموعہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

زکوٰۃ کب ادا کی جائے

(۱) جب بقدرِ نصاب مال پر جو تمہاری مِلک میں آیا ہے چاند کے حساب سے سال پُورا ہو جائے تو زکوٰۃ ادا کردو۔ دیر لگانا اچھا نہیں ہے۔

(۲) ہاں اگر بقدرِ نصاب مال کے مالک ہونے کے بعد اگر سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کردو تو یہ بھی جائز ہے۔

نیّت

جب زکوٰۃ کی رقم کسی کو دو۔ یا کم از کم زکوٰۃ کی رقم علیحدہ کرکے رکھو۔ اُس وقت یہ نیّت کرنا ضروری ہے کہ یہ مال مَیں زکوٰۃ میں دیتا ہُوں یا زکوٰۃ کے لیے علیحدہ کرتا ہُوں، اگر زکوٰۃ کا خیال نہیں تھا اور کسی کو روپیہ دے دیا، دینے کے بعد اُس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اسی طرح کسی کو قرض دیا تھا۔ اب اس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا کر معاف کرنا چاہتے ہو تب بھی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر اداء قرض میں اس کی امداد کرنی ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ اتنی رقم اس کو زکوٰۃ کی نیّت سے دے دو۔ پھر اُس سے اپنے قرض میں یہ رقم وصُول کرلو۔

کیا بتانا ضرُوری ہے؟

جس کو زکوٰۃ دی جائے اس کو یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے۔ بلکہ اگر زکوٰۃ کی نیّت کرکے کسی غریب کو انعام کے طور پر یا کسی مفلس کے بچوں کو عیدی کے نام سے رقم دے دی جائے، جب

بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

پوری یا تھوڑی زکوٰۃ کب ساقط ہو جاتی ہے

(۱) سال گذرنے کے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا یا سارا مال راہِ خدا میں صرف کر دیا تو اُس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہو گئی۔

(۲) لیکن اگر سارا مال ضائع نہیں ہوا، تھوڑا مال ضائع ہوا یا تھوڑا مال خیرات کیا۔ باقی، باقی ہے تو جس قدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا اس کی زکوٰۃ ساقط ہو گئی۔ باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

مصارفِ زکوٰۃ

تشریح مصارف جمع مصرف کی ہے۔ جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے۔ اُسے مصرفِ زکوٰۃ کہتے ہیں۔ مصارفِ زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

مصارفِ زکوٰۃ کون کون ہیں؟

اس زمانہ میں مصارفِ زکوٰۃ یہ ہیں :

(۱) فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا سا مال و اسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں۔ (۲) مسکین یعنی جس شخص کے پاس کچھ بھی نہیں۔

(۳) قرضدار۔ یعنی وہ شخص جس کے ذِمّہ لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدرِ نصاب کوئی مال نہ ہو۔

(۴) مسافر۔ جو حالتِ سفر میں تنگدست رہ گیا ہو، اسے بقدرِ حاجت زکوٰۃ دے دینا جائز ہے۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

(۱) مالدار کو۔ یعنی اس شخص کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے۔ یا اس کے پاس نصاب کی برابر قیمت کا کوئی اور مال موجود ہے اور اس کی حاجت اصلیہ سے فاضل ہے۔ جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرّہ

کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور اُن کی قیمت بقدرِ نصاب ہے۔ اس پر اگرچہ ان برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں ہے مگر اس کو زکوٰۃ کا مال لینا بھی حلال نہیں ہے۔

(۲) سید اور بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں ہے۔ اُن کی اگر خدمت کرنی ہے تو زکوٰۃ کے علاوہ کوئی اور رقم بطور ہدیہ پیش کیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو جو خاندانی نسبت ہے اس کے احترام کا یہی تقاضا ہے۔

تشریح بنی ہاشم سے حضرت حارث بن عبدالمطلب۔ حضرت جعفر۔ حضرت عقیل۔ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد مراد ہے (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

(۳) اپنے ماں باپ۔ دادا دادی۔ نانا نانی وغیرہ جو ان سے اوپر کے ہوں۔

(۴) بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا پوتی۔ نواسا نواسی وغیرہ جو ان سے نیچے کے ہوں۔

(۵) خاوند اپنی بیوی کو۔ اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔

(۶) غیر مسلم (۷) مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں ہے۔

کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے جن کاموں میں کسی مستحق کو مالک نہ بنایا جائے۔ اُن میں مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے میت کے گور و کفن میں لگا دینا۔ یا میت کا قرض ادا کرنا۔ یا مسجد کی تعمیر یا مدرسہ کی تعمیر۔ مسجد یا مدرسہ کا فرش۔ لوٹوں یا پانی یا چٹائی وغیرہ یا کتب خانہ کے لیے خرید کتب پر زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں۔

طلبہ علوم ہاں ضرورتمند طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدرسوں کے مہتمم صاحبان کو اس غرض سے کہ وہ طالب علموں پر خرچ کریں۔ زکوٰۃ دینے میں مضائقہ نہیں ہے۔

زکوٰۃ کن کو دینا افضل ہے اوّل اپنے ایسے رشتہ داروں کو جن کا نفقہ خرچہ آپ کے ذمہ نہیں ہے۔ جیسے بھائی۔ بہن۔ بھتیجے۔ بھتیجیاں

چچا۔ پھوپی۔ خالہ۔ ماموں۔ ساس۔ سُسر۔ داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق ہوں۔ انہیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے۔ ان کے بعد اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہو اُسے دینا افضل ہے۔ پھر جس کے دینے میں دین کا زیادہ نفع ہو۔ جیسے علمِ دین کے طالب علم۔

ادائِ زکوٰۃ کا طریقہ

(۱) جس قدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے وہ مستحق لوگوں کو خاص خدا کے واسطے زکوٰۃ کی نیّت سے دے دو اور اُسے مالک بنا دو۔

(۲) مالِ زکوٰۃ سے فقیروں کے لیے کوئی چیز خرید کر اُن کو تقسیم کر دو تو یہ بھی جائز ہے۔

(۳) کسی شخص کو اپنی طرف سے وکیل بنا کر زکوٰۃ کی رقم دے دو تاکہ وہ مستحق لوگوں پر خرچ کر دے۔ یہ بھی جائز ہے۔

مگر کسی خدمت یا کسی کام کی اُجرت میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ البتّہ عامل زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصُول کرنے پر مقرّر ہوتا ہے، قرآن شریف میں اُس کو بھی مستحق لوگوں میں شمار کرایا ہے لہذا اس کی تنخواہ مالِ زکوٰۃ میں سے ادا کرنی جائز ہے۔

مالک مکان کب زکوٰۃ لے سکتا ہے کب نہیں لے سکتا

کسی شخص کے پاس ہزار دو ہزار روپیہ کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یا اُس کے کرایہ سے اپنی گذر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگدست ہے، اُس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ مکان اُس کی حاجتِ اصلیہ میں داخل ہے۔ البتّہ جب حاجتِ اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدرِ نصاب ہو تو اُسے زکوٰۃ لینی جائز نہیں ہے۔

ادائِ زکوٰۃ میں غلطی

اگر کسی کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سیّد تھا یا مالدار تھا یا اپنے ماں باپ یا اولاد میں سے تھا تو زکوٰۃ ادا ہو گئی پھر سے زکوٰۃ دینی واجب نہیں ہے۔

شاہین اقبال اثر

محاذِ جنگ کی تشکیل فرمانا بھی سُنّت ہے

مکانِ کُفر کی دیوار کو ڈھانا بھی سُنّت ہے
جہاں میں پرچمِ اسلام لہرانا بھی سُنّت ہے

مرے آقاؐ نے خود غزوں میں شرکت سے کیا ثابت
جہادِ فی سبیل اللہ فرمانا بھی سُنّت ہے

فروعی مسئلوں میں وہ جو اُلجھاتے ہیں اُمّت کو
مَیں اُن سے کہتا ہوں باطل سے ٹکرانا بھی سُنّت ہے

عمامے اور خوشبو کی فضیلت سے نہیں انکار
پر اپنے جسم پر تلوار لٹکانا بھی سُنّت ہے

مُصلّے پر عبادت کا ثواب اپنی جگہ لیکن
مرے سرکارؐ کا میدان میں آنا بھی سُنّت ہے

تجھے میٹھے کی سُنّت تو بہت مرغوب ہے اے دوست
مگر جنگِ احد میں خُون بکھرانا بھی سُنّت ہے

جہادِ نفس کا ارشاد سر آنکھوں پہ ہے لیکن
جہادِ سیف کی تلقین فرمانا بھی سُنّت ہے

عمل خود رحمۃ اللعالمین کا ہے دلیل اس کی
کہ ظلم و جبر کا شیرازہ بکھرانا بھی سُنّت ہے

زبانی دعوت و تبلیغ بھی مسنون ہے لیکن
محاذِ جنگ کی تشکیل فرمانا بھی سُنّت ہے

جنابِ حضرتِ حسانؓ کو منبر پہ بٹھلا کر
مقابل کُفر کے اشعار پڑھوانا بھی سُنّت ہے

نمازوں کی صفوں کا سیدھا ہونا لازمی لیکن
محاذِ جنگ میں خود صف کا بنوانا بھی سُنّت ہے

ثرید و شہد بھی مسنون ہے لیکن یہ بتلادوں
کہ پتّھر کھا کے ربّ کا دین پھیلانا بھی سُنّت ہے

کہیں گے دعوتِ جہد و عمل پہ لوگ دیوانہ
تو سُن لو ساحر و مجنون کہلانا بھی سُنّت ہے

مجاہد کو حقارت سے نہ دیکھیں اہلِ ثروت اب
کہ اکثر معرکوں میں چندہ فرمانا بھی سُنّت ہے

حدیث ثم اقتل ثم احی سے ہُوا ثابت
شہادت کا بکثرت شوق فرمانا بھی سُنّت ہے

ہم اسلامی ریاست والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں
جرائم پر حدوں کا جاری کروانا بھی سُنّت ہے

دفاعی حکمتِ عملی پہ کیوں کر مطمئن ہوں ہم
مرے آقاؐ کا جنگیں فتح فرمانا بھی سُنّت ہے

اثر تُو بھی فقط اپنے قلم پر اکتفا مت کر
کہ جوہر برسرِ میدان دکھلانا بھی سُنّت ہے

وَمَا لَكُم لَا تُقَاتِلُون فِی سَبِيلِ اللّٰهِ وَالمُستَضعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ
وَالوِالدَانِ الَّذِينِ يَقُولُونَ رَبَنَآ اخرِجنَا مِن هٰذِهِ القرية الظَّالِمِ اَهلُهَا
وَاجعَل لَنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَّاجعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا (پ۵ ر۷)

عیسائی قیادت کی جانب سے امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف صلیبی جنگوں کے اعلان کے بعد مسلمانوں پر جہاد فرض ہو چکا ہے لہذا

الحامد ٹرسٹ

کے ذریعہ دنیا بھر میں کفر کی فرعونی طاقتوں کے مقابل برسر پیکار مجاہدین اور مظلوم مسلمان، یتیم مساکین، بے سہارا بیوائیں اور زخمی مجاہدین کی مالی مدد کے لیے آگے بڑھیں دیر نہ کریں غفلت کے نتیجہ میں خدانخواستہ کہیں یہ وقت آپ پر بھی نہ آجائے۔ والعیاذ باللہ

اپیل کنندہ

سید محمود میاں غفرلہ

مرکزی دفتر خانقاہ حامدیہ محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور

(ٹھوکر نیاز بیگ سے 19 کلومیٹر)

مندرجہ ذیل حضرات سے رقم جمع کرانے کے لئے رابطہ فرما کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱) جناب مولانا خالد محمود صاحب و جناب مولانا یعقوب صاحب
مرکزی دفتر خانقاہ حامدیہ محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور۔

(۲) جناب ڈاکٹر محمد امجد صاحب بیت الحمد نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور
الحبیب ہومیو پیتھک کلینک ۱۰۔ چوک موہنی روڈ لاہور فون نمبر: 7114147

(۳) جناب سید دلاور علی شاہ صاحب اقراء مدینۃ الاطفال ۴۲ شاہ جمال لاہور
فون نمبر: 7571837-7568322

(۴) جناب مولانا نعیم الدین صاحب مکتبہ قاسمیہ الفضل مارکیٹ ۱۷۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر: 7232536

(۵) جناب قاری غلام سرور صاحب خطیب جامع مسجد بخاری ڈی۔۳۰۱ محلّہ الفیصل
اندرون لوہاری گیٹ لاہور فون نمبر: 7651069

(۶) جناب خلیل الرحمٰن صاحب عرف بو خلیل سگریٹ مارکیٹ نئی انارکلی ہسپتال روڈ
لاہور فون نمبر: 7227947

(۷) جناب قاری محمود الحسن صاحب جامع مسجد فضلیہ عثمانیہ مونگیا سٹریٹ سنت نگر لاہور
فون نمبر: 7117438

(۸) جناب مولانا قاری انتظار حسین صاحب خطیب جامع مسجد فاروقیہ خیبر پارک سنت نگر لاہور۔

(۹) جناب مولانا عبدالحفیظ صاحب خطیب مسجد جانی شاہ ۱۰۲۔لٹن روڈ نزد چوک قرطبہ مزنگ چونگی لاہور فون نمبر:7356836

(۱۰) جناب محمد حسن صاحب دوکان نمبر 8 گولڈ سنٹر لبرٹی مارکیٹ لاہور فون نمبر:5764546

(۱۱) جناب فیروز صاحب آئیڈیل گارمنٹس چوک نوری بلڈنگ مین بازار اسلام پورہ لاہور۔

(۱۲) جناب اشتیاق احمد صاحب سعدی ٹول سٹور نزد شیل پٹرول پمپ سلطان باہو چوک شیخ عبدالقادر جیلانی روڈ لاہور۔

(۱۳) جناب مولانا عرفان صاحب ۱۹۶۔این نزد مسجد بلال آفیسر کالونی پیکو مرغزار لاہور۔

(۱۴) جناب مولانا محمد ولید صاحب ۱۴۔بہاولپور روڈ چوک قرطبہ مزنگ چونگی لاہور۔ فون نمبر:7564782

عالمی خبریں

امریکا میں موجود دہشت گرد گروپ

۱۱ ستمبر کو امریکہ میں پینٹا گون اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے ٹکرانے والے جہازوں کے ذمّہ دار یہودی اور امریکہ کے اندر موجود دہشت گرد تنظیمیں ہیں اور اس بات کے ناقابلِ تردید ثبوت دُنیا بھر کے اخبارات میں بارہا شائع ہو چکے ہیں مگر امریکہ برطانیہ اور یہودی جو اسلام اور مُسلمانوں کے ازلی دُشمن ہیں ان واضح شہادتوں کو نظر انداز کر کے مسلمانوں کو اس کا ذمّہ دار قرار دے کر دس ہزار میل دُور واقع امارات اسلامیہ افغانستان کے خلاف مسلسل ظالمانہ ہوائی اور میزائل حملے کر کے مُسلمانوں کی نسل کشی میں مصرُوف ہیں۔ ہم امریکہ میں موجود اٹھارہ دہشت گرد تنظیموں کی ایک فہرست پیش کرتے امریکہ کو پہلے ان کے خلاف تحقیقات مکمل کر کے اطمینان کرنا چاہیے تھا کہ یہ تنظیمیں اور یہودی اس واقع میں ملوث نہیں ہیں بعد ازاں باہر کی دُنیا میں تحقیق کی جاتی۔ (ادارہ)

(۱) آرین نیشنز (۲) بلیک لبریشن لیگ (۳) کرسچئن پیٹریوٹس ڈیفنس لیگ۔ (۴) کووینٹ، دی سورڈ اور آرم آف دی لارڈ (۵) جیوش ڈیفنس لیگ (۶) کوکلس کلان (۷) میچیسٹروز (۸) موو (۹) نیونازی (۱۰) نیو ورلڈ لبرشن فرنٹ (۱۱) اومیگا 7 (۱۲) دی آرڈر (۱۳) پوسے کومیٹیٹس (۱۴) پورٹوریکن آرمڈ فورسز آف دی ریولوشن (۱۵) اسکن ہیڈز (۱۶) سیمپونیز لبرشن آرمی (۱۷) یونائیٹڈ فریڈم فرنٹ (۱۸) ویدر انڈر گراؤنڈ۔

مُسلمانوں پر امریکی و برطانوی مصنوعات کا

بائیکاٹ واجب ہے۔ جمعیۃ عُلمائے ہند

کلکتہ (اے ایف پی، ریڈیو رپورٹ) بھارت کے ۵۰۰ عُلماء نے امریکی اور برطانوی مصنوعات کے بائیکاٹ کو واجب قرار دیا ہے۔ ریڈیو تہران کے مطابق جمعیۃ عُلماء ہند کے سیکرٹری نشرواشاعت مولانا عبدالحمید نعمانی نے اعلان کیا ہے کہ جمعیۃ کے صدر مولانا اسعد مدنی صاحب سمیت سینکڑوں عُلما نے فتوٰی جاری کر کے مُسلمانوں کے لیے شرعی اور دیگر بھارتیوں کے لیے اخلاقی اعتبار سے اس امر کو لازم قرار دیا ہے کہ جس طریقے سے بھی ہو سکے امریکہ اور برطانیہ اوران کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اے ایف پی کے مطابق جمعیۃ عُلماء ہند مغربی بنگال کے سربراہ مولانا صدیق اللہ چودھری صاحب نے اعلان کیا ہے کہ افغانستان پر امریکہ اور برطانیہ کے حملوں پر احتجاج کرتے ہُوئے جمعہ کے روز ریاست کے تمام مُسلمان روزہ رکھیں گے۔

(روز نامہ جنگ، ۲۱ اِکتوبر ۲۰۰۱ء ۳ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ صفحہ ۳، کالم ۴)

مسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ

دینے والا بھی کافر ہے: سعودی عالم

لندن (ریڈیو رپورٹ) سعودی عرب میں حکمران شاہی خاندان کو ایک مُسلم ملک کے خلاف امریکہ کی طرف داری کرنے پر انتباہ کیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق ایک ہزار بزرگ بااثر مذہبی شخصیّت شیخ حمود بن مقلاء الشیعبا نے فتوٰی دیا ہے کہ جو مُسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ دے وہ خود بھی کافر ہے۔ سعودی حکام نے شیخ حمود سے یہ فتوٰی جاری نہ کرنے کے لیے کہا مگر وہ نہ مانے۔

(روز نامہ جنگ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۱ء، ۲۵ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ، صفحہ ۱۴، کالم ۲)

امریکہ ہماری جنگ لڑ رہا ہے: اسرائیل

واشنگٹن (این این آئی) اسرائیل نے کہا ہے کہ امریکہ کی جنگ ہماری جنگ اور امریکی جد وجہد ہماری جد وجہد ہے۔ واشنگٹن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیلی وزیرِ خارجہ شمعون پیریز نے کہا ہے کہ فلسطین میں اُسامہ بن لادن کے نیٹ ورک کو برداشت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اسلامی بم سے ہمیں خطرہ لاحق ہے۔ شمعون پیریز نے کہا کہ دُنیا خوش قسمت ہے کہ امریکہ دہشت گردی کے خلاف لڑ رہا ہے۔ (روزنامہ جنگ ۵ شعبان ۱۴۲۲ھ ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۱ء ص ۸ کالم ۳)

شمالی اتحاد کے تین سو عُلماء اور مجاہدین نے طالبان کی حمایت کا اعلان کر دیا

تیمرگرہ (نمائندہ جنگ) ضلع دیر میں مقیم شمالی اتحاد کے تین سو عُلماء اور مجاہدین نے طالبان کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ضلع دیر کے علاقہ میدان میں افغانستان کے شمالی اتحاد کے تین سو عُلماء اور مجاہدین کا اجلاس منعقد ہوا جس میں عُلما نے فیصلہ کیا ہے کہ شمالی اتحاد اب امریکہ کے مفادات کے لیے جنگ لڑ رہا ہے اور شمالی اتحاد میں شامل لوگ بھی امریکن بن گئے ہیں اس لیے ہم شمالی اتحاد کا ساتھ چھوڑنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ ان عُلماء اور مجاہدین قائد مُلّا محمد عُمر کا مکمل ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ اُنھوں نے مُلّا محمد عُمر سے ملاقات کے لیے ایک وفد بھی روانہ کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ، ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۱ء ۵ شعبان ۱۴۲۲ھ صفحہ نمبر ۳، کالم نمبر ۴)

اُسامہ نے امریکی فوجی پکڑنے کے لیے ۳۴ ہزار پونڈ انعام کا اعلان کر دیا

نیویارک (پی اے) اُسامہ بن لادن نے امریکی فوجی کو پکڑنے کے لیے ۳۴ ہزار پونڈ کا اعلان کیا ہے۔ اُسامہ کی تنظیم القاعدہ نے افغانوں کو بتایا ہے کہ جو کوئی بھی امریکی فوجی کو پکڑے گا اُسے انعام کی رقم دی جائے گی۔ (روزنامہ جنگ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۱ء، ۲۵ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ صفحہ ۱۴ کالم ۲)

(باقی ص ۴۳ پر)

امریکہ میں فدائی حملے کرنے والوں کے سامان سے ملنے والی آخری ہدایات

لاہور (جنگ نیوز) امریکہ کی تحقیقاتی ایجنسی ایف بی آئی نے دعویٰ کیا ہے کہ اسے نیویارک اور واشنگٹن میں دہشت گردی کے ملزموں کے مبینہ لیڈر محمد عطا کے سامان سے دہشت گردوں کو ملنے والی ہدایات پر مشتمل دستاویز ملی ہے۔ ذیل میں ہدایات کے متن کا اُردو ترجمہ شائع کیا جارہا ہے۔

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما اور مجھے توفیق اور ہمت عطا کر میں ہر طریقے سے تیرے نام کا بول بالا کروں۔

کفار کے خلاف رسولِ خدا کی غزوات کو یاد کرو جن کی بدولت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی ریاست قائم کی۔ (صفحہ نمبر ۳ کے اُوپر والے دائیں کونے میں "شب آخر" کے الفاظ تحریر ہیں)

یاد رکھو کہ اس رات تمہیں بہت سے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے لیکن یہ سب تمہی کو کرنا ہے اس بات کو ۱۰۰ فیصد ذہن نشین کر لو۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے ضعف کا سبب بنتا ہے اور پوری مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن کی مدد فرماتا ہے جو ثابت قدم رہنے والے ہوتے ہیں۔ تمہیں نماز پڑھنی چاہیے، روزہ رکھنا چاہیے اور اسی قسم کی سرگرمیوں میں مصروف رہنا چاہیے، تم اپنے خدا سے رہنمائی چاہو اور اسی سے مدد مانگو۔ آج کی رات عبادت کرو اور قرآن پاک کی تلاوت کرو، اپنے دل کو صاف کرو اور تمام دنیاوی باتوں کو اس سے نکال باہر کرو، خوش گپیوں میں وقت صرف کرنے کا وقت گزر چکا، روز حساب آن پہنچا۔ یہی چند گھنٹے ہیں جن میں ہم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ سکتے ہیں۔ اس بات کا یقین کر لو کہ چند گھنٹوں کا یہ وقت بہت کم ہے جس کے بعد تم جنت میں دائمی مسرتوں کی زندگی کا آغاز کرو گے۔ پُر اُمید رہو کیونکہ رسولِ خدا ہمیشہ پُر اُمید رہتے تھے۔

قرآن کی ان آیات کو ہمیشہ یاد رکھو جن میں کہا گیا ہے کہ اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں

مرنے کے بعد کیا انعامات ملنے والے ہیں تو تم خود مرنے کی خواہش کرتے۔

ہر کوئی موت سے نفرت کرتا ہے، موت سے ڈرتا ہے مگر صرف ایمان والے جو موت کے بعد زندگی کا ادراک رکھتے ہیں خود اس کی خواہش کرتے ہیں۔

ان آیات کو یاد کرو جن میں کہا گیا ہے کہ اگر تمہیں اللہ کی مدد و نصرت حاصل ہو تو تمہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

جس چیز کا تم سامنا کرنے جا رہے ہو اس کے لیے اپنا دل اور دماغ کھلا رکھو تم جنّت الفردوس میں داخل ہو رہے ہو، تم دائمی زندگی میں داخل ہو رہے ہو، تم خوشگوار ترین زندگی کا آغاز کر رہے ہو۔ یہ بات اپنے ذہن میں رکھو کہ اگر تم مصیبت میں پھنس جاؤ تو اس سے کیسے باہر آنا ہے۔ ایمان والوں کو ہمیشہ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تم اس وقت تک جنّت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم کسی بڑی آزمائش سے نہیں گزرتے لیکن صرف وہی اس پر غالب آتے ہیں جو ثابت قدم ہوں۔

اپنی تمام چیزوں کی پڑتال کرلو اُنہیں چیک کرلو، اپنا بیگ، کپڑے، چاقو، اپنا عزم، شناختی کاغذات اپنا پاسپورٹ اور دوسرے کاغذات چیک کرو اس بات کی تسلّی کرلو کہ کوئی تمہارا پیچھا تو نہیں کر رہا یہ بھی یقین کرلو کہ تم، تمہارے کپڑے اور جوتا صاف ستھرا ہو۔ آیات پڑھ کر خود پر دم کرلو، روانگی سے پہلے اپنے ہتھیار چیک کرلو، اپنے ایک ساتھی سے کہو کہ وہ چاقوؤں کو تیز کرلے تاکہ اس کی قربانی اس کے لیے آسان ہو جائے۔ اپنا لباس جسم پر کس لو جیسے تمہارے آباؤ اجداد کیا کرتے تھے، تنگ جرابیں پہنو تاکہ تمہارے پاؤں جوتوں میں مضبوطی سے جمے رہیں۔ نماز فجر باجماعت ادا کرو، غیر ضروری بال مونڈھ ڈالو۔ ایئر پورٹ جانے کے لیے ٹیکسی پر بیٹھو تو سوار ہونے کی دُعا پڑھو، مُسکراتے رہو اور مطمئن رہو کیونکہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہوتا ہے اور فرشتے تمہاری حفاظت کرتے ہیں خواہ تمہیں معلوم نہ ہو، خُدا تمام مخلوقات سے طاقتور ہے۔ لوگ اُنہیں کہتے ہیں "ایک بڑی فوج تمہارے خلاف جمع ہو رہی ہے تاکہ وہ ڈر جائیں لیکن اس بات سے اُن کا ایمان اور مضبوط ہوتا ہے وہ کہتے ہیں خُدا ہمارا مددگار ہے"۔ یہ آیات پڑھنے کے بعد تم دیکھو گے کہ سب کچھ بڑی آسانی سے ہوتا جائے گا جیسا کہ خُدا نے وعدہ کر رکھا ہے۔

(بر صفحہ ۴۵ پر)

وفیات

پیر طریقت حضرت سیّد نفیس شاہ صاحب مدظلہم کے بیٹے انیس الحسن صاحب گزشتہ ماہ ۸ر اکتوبر کی شام طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت شاہ صاحب کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اس پیرانہ سالی میں حضرت شاہ صاحب کے لیے اس صدمہ کو اللہ تعالیٰ اجر کے بڑھانے کا سبب بنائے۔ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ حضرت شاہ صاحب مدظلہم اور دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ جملہ خدام ادارہ حضرت شاہ صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

اکتوبر کے پہلے عشرہ میں جامعہ مدنیہ جدید کے خیر خواہ محترم جناب چودھری غلام سرور صاحب کے والد بزرگوار فالج کے سبب برمنگھم میں وفات پاگئے۔ اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون مرحوم عابد و زاہد اور دُعا گو شخص تھے چودھری صاحب اُن کے خدمت گزار اور سعادت مند بیٹے ہیں۔ اُن کی وفات چودھری صاحب کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ چودھری صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرما کر جنّت الفردوس میں بلند درجہ عطا فرمائے۔ ادارہ چودھری صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہ حامدیہ میں مرحومین کے لیے دُعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ قارئین سے بھی ایصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

***

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے وہ ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جا رہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہُوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہُوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرما دیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے (ادارہ)

فریبی ماؤنٹ بیٹن کا دلاسہ

❀

سب سے پہلے سفید فام شخص جو قبر سے بین کرتا ہُوا نکلا کلائیو تھا۔

وہ اس حالت میں نکلا کہ کفن تار تار تھا اور دونوں ہاتھوں سے منہ سر اور سینہ پیٹ رہا تھا۔ پہلے سسکی بھرتا، پھر آہ، کراہتا اور پھر ایک دل دوز چیخ مارتا۔

اس کے بعد تو ماتم کرنے والوں کی لائن ہی لگ گئی۔ میکالے بہت زور زور سے رو رہا تھا۔ وارن ہیسٹنگز، لارڈ کرزن، ڈلہوزی اور بہت سے دوسرے۔

"گورا قبرستان" کے باہر ایک قطعۂ زمین خالی پڑا تھا۔ وہ سب اس میں جمع ہوگئے۔ کرب کا یہ عالم تھا کہ کبھی بیٹھتے تو کبھی اُٹھ کھڑے ہوجاتے۔ سب کی آنکھوں میں خوف تھا اور خوف کی وحشت تھی۔

سب ایک دوسرے سے پُوچھ رہے تھے کہ اب کیا ہوگا؟

کیا دو سو سال کی شبانہ روز محنت کا یہ انجام ہونا تھا؟

کیا میسور فتح کرنے کے لیے جو فریب کاریاں بروئے کار لائی گئیں وہ سب بے کار تھیں؟ کیا ہڈسن کا شہزادوں کو گولی مارنا، دہلی کے محلے کے محلے بلڈوز کر دینا، باغیوں کو درختوں کے ساتھ پھانسی دینا رانی جھانسی اور بخت خان کو پیش منظر سے ہٹانا، کیا یہ سب انتظامات اتنے کچے تھے کہ صرف ترپن سال کے بعد ہی برطانوی علم سرنگوں ہوگیا؟

صرف ترپن سال بعد

"ہم نے تو ڈی سی کا ادارہ اتنا مضبوط بنایا تھا کہ سینکڑوں ہزاروں سال بعد بھی اس نے جوں کا توں رہنا تھا، لیکن افسوس! پاکستان بننے کے صرف ترپن سال بعد ملکۂ عالیہ کی عظمت کا یہ سب سے بڑا مینار زمین بوس ہوگیا۔"

" ہم قبروں سے نکل کر کیوں نہ ماتم کریں۔ کیا ہمیں یاد نہیں کہ ڈی سی کے تزک و احتشام کے سامنے مغل بادشاہوں کی شان و شوکت ہیچ تھی! انگریز ڈی سی ضلع کا حاکم نہیں مالک ہوتا تھا وہ گھر کے اندر بھی ایک کمرے سے نکل کر دوسرے میں جاتا تو خادم چاندی کا عصا لے کر آگے آگے چلتا۔ وہ صبح بستر پر لیٹا ہوتا تو اس کی حجامت بنائی جاتی۔ دفتر جاتا تو کم از کم بارہ یا آٹھ چوب دار اور چپڑاسی ہمراہ ہوتے۔ ڈی سی کے پاس کم از کم ساٹھ نوکر ہوتے جن میں آب دار مشعلچی تک شامل تھے اور گھوڑوں کے لیے چنے پیسنے والی نوکرانیاں اس کے علاوہ تھیں"۔

ہم نے ڈپٹی کمشنر کا ادارہ اتنا مضبوط چھوڑا کہ اس نے ترپن سال تک ملک کو ۱۹۴۷ء کے نقطۂ آغاز پر روکے رکھا اور انچ بھی آگے نہ بڑھنے دیا۔ کیا زبردست "انتظام" تھا۔ نوجوان سی ایس پی (بعد میں ڈی ایم جی) جب پہلی تعیناتی پر اسسٹنٹ کمشنر لگتا تو وڈیرے کے ساتھ اس کا زندگی بھر کا تعلق شروع ہو جاتا۔ "پُرامن بقائے باہمی" کی اس سے بہتر مثال شاید ہی دُنیا میں کہیں ہو۔ ڈی سی اور پھر کمشنر بننے تک اس تعلق کے سونے پر مضبوطی کا سہاگہ لگ چکا ہوتا۔ پھر وہ صوبائی و مرکزی سیکرٹری بنتا تو وہی وڈیرا ایم پی اے یا ایم این اے بن کر دارالحکومت پہنچ جاتا۔ ترقیاتی فنڈ ہوتے یا ملازمتیں یا کچھ اور سب ان دو کی "باہمی رضامندی" سے ہوتا۔ بس یہ "باہمی رضامندی" تھی جس نے ترپن سال تک اس ملک کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ اس سارے عرصہ میں عوام ذلیل ہوتے رہے کچہری میں جمِ غفیر جمع ہوتا۔ سو سو میل سے دیہاتی سفر کر کے آتے اور سارا سارا دن دُھوپ میں کھڑے رہتے لیکن اندر بڑا صاحب مُونچھوں والے زمیندار کے ساتھ چائے پی رہا ہوتا یا سرگوشیوں میں باتیں کر کے قہقہے لگا رہا ہوتا اور پُورے ضلع میں اے سی اور تحصیلدار تو بڑی چیز تھے۔ ڈی سی کا سب سے چھوٹا نمائندہ پٹواری ہی ہزاروں بیواؤں اور یتیموں کی زندگی جہنم بنانے کے لیے کافی ہوتا"۔

" لیکن افسوس! صد افسوس! ڈپٹی کمشنر ختم ہو گئے!"

سسکیاں ڈُوب ڈُوب کر اُبھرنے لگیں۔ چہروں کی گوری رنگت بے پناہ ذہنی اذیت کی وجہ سے کالی ہو رہی تھی۔ سینوں پہ دو ہتھڑ پڑنے لگے۔

اچانک ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن داخل ہو رہا تھا۔

اُس نے آتے ہی کفن جھاڑا اور تقریر شروع کر دی۔

" میری قبر قبرستان کے دوسرے کنارے پر ہے اس لیے مجھے آپ حضرات کے ماتمی اجلاس کی خبر دیر سے ملی۔ لیکن ابھی یہاں پہنچتے ہی جو کچھ سُنا اس سے مجھے مسئلے کی نوعیت کا اندازہ ہوگیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ لوگ کیوں پریشان ہو رہے ہیں اور کس بات پر آہ وزاری کر رہے ہیں۔ کیا ۱۹۷۳ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی انتظامی اصلاحات نہیں آئی تھیں ؟ کیا اس وقت ڈپٹی کمشنروں کا کچھ بگڑا تھا۔ اَب اگر ضلعی حکومتیں آگئی ہیں اور اس شاہی سروس کے معزز ارکان کا ناظموں کی ماتحتی میں کام کرنا طے پایا ہے تو گھبرانے کی کیا بات ہے ؟ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ جس ضلع میں پہلے ایک ڈپٹی کمشنر ہوتا تھا وہاں اَب اس کے گیارہ بھائی ہوں گے۔ کوئی مالیات کا انچارج ہوگا تو کوئی تعلیم کا۔ کوئی منصوبہ بندی کا تو کوئی صحت وتعمیرات کا۔ ایک ناظم گیارہ بھائیوں کا کس طرح مقابلہ کرے گا ؟

اور آپ ایک اور بات بھی بُھول رہے کہ ڈپٹی کمشنروں کے ساتھ ساتھ ہم نے جو دوسری نشانی چھوڑی تھی زمینداروں اور وڈیروں والی وہ جُوں کی توں قائم ہے ہماری ۱۸۵۷ء کی دی ہُوئی زمینداریاں اب بھی زندہ و سلامت ہیں۔ ڈپٹی کمشنریاں ختم ہُوئیں تو کیا ہُوا، لیبل نیا ہے شراب تو بوتل میں پُرانی ہی رہے گی"۔

وہ سب بہت اطمینان سے اُٹھے اور اپنے اپنے کفن ٹھیک کرتے، ہنستے مُسکراتے چہروں کے ساتھ قبروں میں لیٹ گئے۔ (روزنامہ جنگ ۹ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۱ء)

بقیہ : عالمی خبریں

سنکیانگ میں مسجد شہید کردی

احتجاج کرنے والے ۱۸۰ مُسلمان گرفتار

بیجنگ (اے ایف پی) چین کے صُوبے سنکیانگ میں حکام نے ایک مسجد شہید کردی، اور اس واقعہ کے خلاف احتجاج کرنے والے ۱۸۰ افراد کو حراست میں لے لیا۔ جلاوطن چینی مُسلمانوں کے ترکستان انفارمیشن سینٹر کے مطابق جنوبی شہر کراکس کے ایک بازار میں واقع مسجد کو اوائل ہفتہ مسمار کردیا گیا۔ پچھلے ایک سال میں یہ تیسری مسجد ہے۔ حکام کا موقف ہے کہ سکولوں کے قریب واقعہ مذہبی مقامات طلبہ پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ سنکیانگ میں ۱۸ سال سے کم عُمر مُسلمانوں کو مسجد میں عبادت کی اجازت نہیں۔ حکام نے یقین دلایا کہ مساجد کو دوسرے مقامات پر دوبارہ تعمیر کردیا جائے گا۔ (روزنامہ جنگ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۱ء، ۲۵ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ ایمان والوں کو قتال (مسلح جہاد) پر اُبھاریئے

(الانفال آیت نمبر ۶۵)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مرض الموت میں مُبتلا ہیں اور اس عالم میں شدید تکلیف اُٹھا رہے ہیں لیکن یہ تکلیف اُنھیں صحابہؓ کو یہ یاد دہانی کرانے سے غافل نہیں کرتی کہ

"اسامہؓ کے لشکر کو روانہ کر دو"

پھر جب ابوبکر صدیق رضؓ نے اسامہؓ کا لشکر روانہ کرنے کا ارادہ کیا تو بعض صحابہؓ نے ان کو اس ارادے سے روکنا چاہا، تب اُنھوں نے وہ مشہور قول فرمایا۔

"خدا کی قسم! جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اگر یقین ہو جائے کہ کُتّے اور بھیڑیئے مجھے پھاڑ کھائیں گے تو میں پھر بھی اس لشکر کو نہیں لوٹنے دوں گا جس کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے روانگی کا حکم دے چکے ہیں اور اس علم کو نہیں کھولوں گا جسے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود تہہ کر کے اسامہؓ کو تھما چکے ہیں۔ (حیاۃ الصحابہ جلد اوّل ص نمبر ۴۲۸)

اللہ نے چاہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دوست کی آخری وصیّت بھی لوگوں کو جہاد پر اُبھارنے کے بارے میں ہی ہو۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری گھڑیوں میں حضرت عمرؓ کو بُلا کر فرمایا:

"عمرؓ! سنو! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اس پر فوراً عمل کر گزرنا، مجھے اُمّید ہے کہ مَیں آج پیر کے روز ہی مر جاؤں گا، چنانچہ اگر میں مر جاؤں تو تم شام سے پہلے پہلے لوگوں کو مثنیٰؓ کے ساتھ جانے پر اُبھارنے کے لیے صُبح کا انتظار مت کرنا،

یہ ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مُنہ بولتی تصویر اور یہ ہے صحابہ کرام کا طریقہ جو اُنھوں نے اس دین میں جہاد کی اہمیّت کو سمجھ کر اختیار کیا۔

تو کیا ہمارے لیے ان بے شمار واضح، متواتر، روشن، قاطع اور جلیل القدر، مثالوں کے بعد بھی کوئی راہِ فرار باقی رہ جاتی ہے؟ دُشمن مومن عورتوں کی عزتوں تک پہنچ گیا ہے۔ تو کیا ہم اسے ایسے ہی عزّتوں سے کھیلنا، نظام کو تلپٹ کرتا اور دین کی بُنیادیں ادھیڑتا چھوڑ دیں؟ میں پُوچھتا ہوں اسلام کے داعی کہاں ہیں اور اسلام کی تربیت دینے والے اتالیق کہاں ہیں؟ عُلما کو کیا ہُوا کہ وہ نوجوانوں کو جہاد پر نہیں اُبھارتے؟

اماموں اور مولویوں کو کیا ہوا کہ جو لوگ اُن کے پاس مشورہ اور نصیحت کی غرض سے آتے ہیں وہ اُنھیں اللہ کے دین کی حفاظت کرنے کے لیے تن من سے جہاد کے لیے نکلنے کی نصیحت نہیں کرتے ؟ صاحبِ ایمان اور صاحبِ کردار مومن نوجوان کب تک "ضعفِ ایمانی" کا مظاہرہ کرکے جہاد سے کٹے رہیں گے ؟ وہ نوجوان جن کے دل جہاد کی محبّت میں تڑپتے ہیں اور بہادری کا مظاہرہ کرنے کے لیے پھٹے پڑتے ہیں اور غیرت سے جلتے رہتے ہیں مُسلمانوں کی سرزمین کو اپنے پاکیزہ خُون سے سیراب کرنے کے لیے کب میدان میں اُتریں گے ؟

اس اُمّت کے نوجوانوں کو جہاد سے روکنے والے خبردار رہیں کہ ان میں اور کسی کو نماز یا روزے سے روکنے والے میں کوئی فرق نہیں ہے ! کیا جہاد سے نوجوانوں کو روکنے والے اس سے نہیں ڈرتے کہ وہ بالواسطہ طریقے سے ہی سہی اس تربیت کا عام معنی کے تحت آجاتے ہیں۔

"کیا تم نے اسے نہیں دیکھا جو ایک بندے کو نماز پڑھنے سے روک رہا ہے۔"

میرے پیارے بھائی ! اپنی تلوار چمکاؤ، اپنے گھوڑے کی ہنہنائیوں کے شور بلند کرو اور اپنی قوم پر لگا ہوا ذلّت کا داغ دھو ڈالو۔ (دیکھنا! قافلہ چھوٹ نہ جائے۔ از ڈاکٹر عبداللہ عزام شہید)

❁

بقیہ : آخری ہدایات

جب تم جہاز میں داخل ہو تو کہو" اے خُدا میرے لیے تمام دروازے کھول دے، اے پروردگار جو دُعاؤں کو سُننے اور پُکارنے والوں کو جواب دینے والا ہے، میں تجھ سے مدد کا طلب گار ہوں میں تجھ سے معافی کا خواستگار ہوں، میرے لیے میرے راستے کو آسان فرما دے اور میرے دل پر پڑے بوجھ کو ہٹا دے۔ اے اللہ ! مَیں تیری ذات پاک پر ایمان لایا ہوں اور اپنے آپ کو تیرے سُپرد کرتا ہُوں، مَیں تجھ سے اس یقین کا سوال کرتا ہوں جس نے پُوری کائنات کو جگمگا دیا اور اس دُنیا کی ساری تیرگی مٹا ڈالی، اے اللہ ! میری رہنمائی کر حتّٰی کہ میں تیری خوشنودی حاصل کر لوں اور اگر تو ایسا کر دے تو میرا مقصدِ حیات پُورا ہو گیا۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ سب سے بلند مرتبے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تمام زمینوں اور آسمانوں کا رَبّ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں خطا کار ہوں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ (روزنامہ جنگ ۱۳ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء)

❁

(قسط :۸)

فہمِ حدیث

ایمان، اسلام اور احسان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الواحد صاحب

گناہ کبیرہ کے وقت ایمان کی رونق جاتی رہتی ہے

۱۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّی الله علیه وسلّم قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ اَبْصَارَهُمْ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا نہیں زنا کرتا کوئی زناکار جس وقت وہ زنا کرتا ہے کہ (اس وقت) وہ مومن ہو (یعنی نورِ ایمان بھی اس میں موجود ہو بلکہ اس حالت میں ایمان کا نُور اس میں سے نکل جاتا ہے اور صرف واجبی اور ضابطہ کا سا ایمان اس میں رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ کافر نہیں بن جاتا) اور نہیں چوری کرتا کوئی چور جس وقت وہ چوری کرتا ہے کہ اس وقت وہ مومن ہو اور نہیں شراب پیتا کوئی شرابی جس وقت وہ شراب پیتا ہے کہ اس وقت وہ مومن ہو اور نہیں کوئی لوٹا ماری کرتا کہ لوگ آنکھیں اُٹھا اُٹھا کر اس کی لوٹ مار کو دیکھتے ہوں جس وقت وہ لوٹا ماری کرتا ہے کہ اس وقت وہ مومن ہو۔

پس (اے ایمان والو ان منافیٔ ایمان حرکات سے) اپنے کو بچاؤ اپنے کو بچاؤ۔

بدعملی کی وجہ سے ایمان ختم نہیں ہوتا اور ایمان خواہ
کتنا ہی کمزور ہو بالآخر نجات کا سبب ہوگا

۱۔ عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیْ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَهْرِ الْحَیَا اَوِ الْحَیَاةِ (شَكَّ مَالِكٌ) فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَةً (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوچکیں گے تو اللہ تعالےٰ ارشاد فرمائیں گے جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اُسے بھی دوزخ سے نکال لو چنانچہ اُن کو بھی نکال لیا جائے گا۔ ان کی حالت یہ ہوگی کہ جل کر سیاہ فام ہو گئے ہوں گے۔ اس کے بعد اُن کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح ہرے بھرے نکل آئیں گے جیسے پانی کے اُوپر بہتے ہوئے کوڑے میں بیج (گل سڑکر) نکل آتا ہے۔ کبھی تم نے غور کیا ہے کہ وہ کیسا زرد زرد بل کھایا ہوا نکلتا ہے۔

وَ فِیْ حَدِیْثٍ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِکَةُ وَشَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فَیَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ یَعْمَلُوْا خَیْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقِیْهِمْ فِیْ نَهْرٍ فِیْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ یُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَیَاةِ فَیَخْرُجُوْنَ کَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ فَیَخْرُجُوْنَ کَاللُّؤْلُؤِ فِیْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ

فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَارَأَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث میں یہ مضمون یُوں ہے۔

" تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے فرشتے بھی شفاعت کر چکے انبیاء بھی شفاعت کر چکے اور مومنین بھی شفاعت کر چکے، اب صرف ارحم الراحمین کی باری باقی رہ گئی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر (جس کی کیفیت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے) ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے جنھوں نے کبھی (سوائے ایمان کے) کوئی بھی نیک کام نہ کیا ہوگا۔ یہ لوگ دوزخ میں پڑے پڑے جل کر سیاہ فام ہوگئے ہوں گے۔ جنّت کے سامنے ایک نہر ہوگی جس کو نہر حیات کہتے ہیں اس میں اُن کو ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس میں (غوطہ لگاکر) ایسے نکل آئیں گے جیسا دانہ پانی کی رو میں بہتے ہُوئے کوڑے پر اُگ آتا ہے۔ (اس طرح یہ) موتی کی طرح (صاف سُتھرے چمک دار ہوجائیں گے) ان کی گردنوں پہ مہریں ہوں گی۔ جنتی کہیں گے کہ یہ رحمٰن کے آزاد کردہ جن کو رحمٰن نے جنّت میں داخل کیا بغیر ان کے کسی عمل کے جو اُنھوں نے کیا ہو یا بغیر ان کی کسی بھلائی کے جو اُنھوں نے پیش بندی کے طور پر کی ہو۔ ان سے خطاب ہوگا جاؤ جنتا تم نے دیکھا تم کو وہ دیا اور اسی کے برابر اور دیا۔

(جاری ہے)

❁

المعراج الیکٹروہومیو ڈینٹل ٹیکنیشن کورس

فروغ حکمت حکیم کورس و الیکٹرو ہومیو پیتھک کورس

جرمنی دانت بنانا سیکھیں

ڈاکٹر خالد سیّد مالی پورہ ملوی روڈ لاہور

(قسط : ۳۰)

دینی مسائل

*

وضو کا بیان

وضو کی سُنّتیں

وضو میں تیرہ سُنّتیں ہیں۔

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ کہنا ، (۳) گٹوں تک ہاتھ دھونا (۴) کلی کرنا (۵) ناک میں پانی ڈالنا (۶) مسواک کرنا (۷) سارے سر کا مسح کرنا (۸) ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا (۹) کانوں کا مسح کرنا ، (۱۰) ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۱) داڑھی کا خلال کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا ، (۱۳) پے در پے دھونا یعنی ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

ان سُنّتوں سے متعلق تفصیل درج ذیل ہے۔

مسئلہ: جب وہ چار عضو جن کا دھونا وضو میں فرض ہے دھل جائیں گے تو وضو ہو جائے گا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہالے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا بارش میں کھڑا ہو جائے اور وضو کے یہ چار اعضا دھل جائیں تو وضو ہو جائے گا لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا ثواب اس وقت ملے گا جب وضو کی نیت ہوگی۔

مسئلہ: کلی کی حد یہ ہے کہ پُورے مُنہ کے اندر پانی پہنچ جائے اور ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ ناک کے اندر نرم حصّہ تک پانی پہنچ جائے۔

مسئلہ: کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا سُنّت ہے۔ کلی میں مبالغہ یہ ہے کہ مُنہ میں پانی لے کر غرغرہ کرے اور حلق تک پہنچاتے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ یہ ہے کہ

ناک کی ہڈی (بانسہ) تک چڑھائے۔ لیکن اگر روزہ دار ہو تو ان دونوں میں مبالغہ نہ کرے۔

مسئلہ: داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں اس طرح ڈالے کہ اس وقت ہاتھ کی ہتھیلی گردن کی جانب ہو اور ہاتھ کی پشت باہر یعنی نیچے کی جانب ہو تاکہ چلو کا پانی بالوں میں داخل ہو سکے۔ پھر داڑھی میں اسی ہاتھ کی اُنگلیاں نیچے کی جانب سے ڈال کر اُوپر کو خلال کرے جس کی دو صُورتیں ہیں۔

۱۔ ہاتھ کی پُشت گردن کی طرف رہے اور ہتھیلی باہر کی جانب یعنی چھاتی کی طرف رہے۔

۲۔ ہتھیلی گردن کی طرف ہو اور ہاتھ کی پشت باہر کی طرف ہو۔

مسئلہ: سر کے مسح کے دو طریقے ہیں جو حدیث میں وارد ہیں۔

(۱) دونوں ہاتھوں کو نئے پانی سے تر کر کے دونوں ہتھیلیاں اور اُنگلیاں اپنے سر کے اگلے حصّے پر رکھ کر پچھلے حصّہ کی طرف اس طرح لے جائے کہ سارے سر پر ہاتھ پھر جائے۔ پھر دو اُنگلیوں سے دونوں کانوں کا مسح کرے۔

(۲) دونوں ہاتھوں کو نئے پانی سے تر کر کے دونوں ہاتھوں کی تین تین اُنگلیوں یعنی چھنگلیا، اس کے ساتھ والی اُنگلی اور بیچ کی اُنگلی ملا کر سر کے آگے کے حصہ پر رکھے اور سر کے درمیانی حصہ میں آگے کی طرف سے پیچھے یعنی گدی کی طرف کھینچے۔ اس وقت دونوں انگوٹھوں، دونوں انگشتِ شہادت اور دونوں ہتھیلیوں کو سر سے الگ اُٹھا ہُوا رکھے۔ اُس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو گدی کی طرف سے وسط سر کے دونوں جانب رکھے اور گدی سے آگے کی طرف کو کھینچے تاکہ پُورے سر کا مسح پھر کانوں کے اندر کا مسح دونوں انگشتِ شہادت کے سروں کے اندر کی طرف سے کرے اور کانوں کے باہر کا مسح دونوں انگوٹھوں کے اندر کی طرف سے کرے۔

مسئلہ: اُنگلیوں کے بیچ میں پانی داخل ہو بھی جائے تب بھی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی سب اُنگلیوں میں خلال کرنا سُنّت ہے۔

دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں میں خلال کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالے جس طرح پنجہ کرتے ہیں۔

۲۔ ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور اُوپر کے ہاتھ کی اُنگلیاں نیچے کے ہاتھ

کی انگلیوں میں ڈال کر کھینچے۔ پھر دوسرے ہاتھ کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے۔

پاؤں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کے ذریعہ پاؤں کی انگلیوں میں نیچے سے اُوپر کو خلال کرے اور دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے۔

مسئلہ: اگر کوئی اُلٹا وضو کرلے کہ پہلے پاؤں دھوڈالے پھر مسح کرے پھر دونوں ہاتھ دھوئے، پھر مُنہ دھوڈالے یا اور کسی طرح اُلٹ پلٹ کر وضو کرے تب بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن سُنّت کے موافق نہیں ہوتا۔

مسئلہ: ایک عضو کو دھوکر دوسرے عضو کے دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سُوکھ جائے بلکہ اس کے سوکھنے سے پہلے پہلے دوسرا عضو دھوڈالے۔ اگر پہلا عضو سُوکھ گیا تب دوسرا عضو دھویا تو وضو ہو جائے گا لیکن یہ بات سُنّت کے خلاف ہے۔ البتہ اگر گرمی یا ہوا کی تیزی کی وجہ سے دوسرا عضو عام رفتار سے دھونے سے پہلے پہلا عضو سُوکھ جائے تو سُنّت کے مخالف نہ ہوگا۔

(جاری ہے)

❁

عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عظیم مرکز

نفیس بُک بائنڈرز

NBB

ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جِلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے

نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قِسم کی بکس والی جِلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ہے

مُناسب نرخ پر معیاری جِلد سازی کے لئے رجُوع فرمائیں

۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور ○ فون 7322408

(قسط : ۴)

تحریکِ احمدیّت

برطانوی یہودی گٹھ جوڑ

زیرِ نظر مضمون جناب بشیر احمد صاحب کی انگریزی کتاب AHMADIYA MOVEMENT BRITISH-JEWISH CONNECTION ــــــــــ کا اُردو ترجمہ (تحریک احمدیت برطانوی یہودی گٹھ جوڑ) ہے جو جناب احمد علی ظفر صاحب نے کیا ہے۔ کتاب کا مواد انڈیا آفس لائبریری لندن سے حاصل کیا گیا ہے جو پنجاب انٹیلی جنس کی رپورٹ پر مشتمل ہے۔ ادارہ اس کی محض تاریخی افادیت کے پیش نظر سے قسط وار قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ رپورٹ کے مندرجات اور مصنّف کے ذاتی رجحانات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

اتحاد کانفرنس: (۱۹۲۷ء)

ستمبر ۱۹۲۷ء میں شملہ کے مقام پر کل ہندو رہنماؤں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مرزا بشیر الدین نے اپنے گروہ کے مطالبات پر مشتمل ایک یادداشت پیش کی۔ منجملہ دیگر اُمور کے اس نے مذہبی طرف تو یہ دعوٰی کیا کہ تمام قوموں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ مذہبی و سماجی رسومات میں کسی قسم کی دخل اندازی نہیں مُسلمانوں کی معاشی بہتری کے لیے کام کرنے کی آزادی ہے۔ کسی بھی مذہب کے بانی کی تضحیک و تذلیل کرنے والوں کا حُقہ پانی بند کر دیا جاتا ہے جبکہ سیاسی طرف اس نے مطالبہ کیا کہ اصلاحات کا دائرہ شمال مغربی سرحدی صُوبے تک بڑھا دیا جائے۔ سندھ اور بلوچستان کو ایک علیحدہ مکمّل صُوبہ بنا دیا جائے اور جُداگانہ طرزِ انتخاب بحال رکھا جائے۔ کانفرنس کسی قسم کا تاثر چھوڑے بغیر ختم ہوگئی۔ مرزا کے گائے اور موسیقی کے بارے میں اپنے خیالات بڑے دلچسپ تھے۔ گائے کے ذبیحہ کے بارے میں بات کرتے

ہوئے اُس نے مُسلمانوں کی سماجی زندگی پر کسی قسم کی پابندی کی مخالفت کی مگر خیال بھی ظاہر کیا گائے صرف ذبیحہ خانہ میں ہی ذبح ہونی چاہیے۔اس نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ مساجد کے سامنے موسیقی سے منع کرنے کا مُسلمانوں کا کوئی حق حاصل نہیں۔

فرقہ وارانہ نشرواشاعت: ۱۹۲۷ء

۱۹۲۷ء کے آخر میں فرقہ وارانہ تعلقات میں بہتری آگئی اور احمدی غیر متحرک انداز میں منظرِ عام سے غائب ہوگئے۔ ان کے اسلام کے چیمپئن بننے اور مُسلمانوں کی معاشی حالت بہتر کرنے کے بلند بانگ دعوؤں کے باوجود یہ بات شک سے خالی نہیں کہ راسخ العقیدہ مُسلمانوں کی ہمدردی یا حمایت اُنہیں قابلِ رشک حد تک ملی ہو۔ تاہم اُنھوں نے بلاشُبہہ یہ حقیقت تسلیم کرالی کہ فرقہ وارانہ بے چینی کے دوران وہ ایک منظّم گروہ ہیں جن کے پاس قابلِ ذکر پیشقدمی کی صلاحیت اور مؤثّر نشرواشاعت کا منظّم انتظام موجود ہے۔

سائمن کمیشن: ۱۹۲۷ء

سیاسی طور پر احمدی حکومت کے حامی رہتے ہیں۔ سائمن کمیشن کے خلاف کسی بھی احتجاجی انداز میں اُن کے کسی جزو نے حصّہ نہیں لیا۔ اور قادیانیوں نے کمیشن کی کُھل حمایت کی ہے۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۲۷ء کے "سن رائز" کے شمارے میں مرزا بشیرالدین محمود احمد نے تعاون کی حمایت میں تفصیلی دلائل دیے اور بعدازاں لاہور میں ایک وفد بھی کمیشن سے جاکر ملا۔ چیدہ چیدہ اُٹھائے جانے والے نکات میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفّظ، اچھوتوں کی حوصلہ افزائی۔ جُداگانہ انتخابات کے دائرہ کار کی شمال مغربی سرحدی صُوبے تک توسیع۔

سندھ اور بلوچستان کی ایک علیحدہ صُوبے کی شکل میں تشکیل۔ مکمّل مذہبی آزادی اور کسی بھی مذہب کی آزادانہ نشرواشاعت کے حقوق کا تحفّظ شامل تھے۔ یہ مطالبات فرقہ وارانہ خودمختاری نظریہ کا مظہر تھے لیکن احمدیہ عقائد کی ترقی بھی تو اسی فرقہ وارانہ خودمختاری کے نظریہ پر انحصار کرتی ہے۔

ہندوستان اور بیرون ملک احمدی سرگرمیاں

لاہور اور قادیان میں فرقہ وارانہ سرگرمیوں کے علاوہ احمدی ایک منظّم اور معاشی طور پر مستحکم گروہ ہیں جن کے ہندوستان میں اور بیرون ملک تبلیغی مراکز ہیں۔ لاہوری گروہ کے ۱۹۱۴ء میں "انجمن اشاعت اسلام" بننے کے بعد ان کا زیادہ تر انحصار باقاعدہ چندوں، مذہبی کتب کی فروخت کی مد سے ہونے والی آمدنی پر ہے اور اُن کی سالانہ آمدنی تقریباً تین لاکھ روپے ہے۔ یہ تمام پونجی تسلّی بخش طریقے سے سنبھالی جاتی ہے اور ان مختلف مدات کے انصرام کے ذمّہ دار لائق و فائق معتمد ہیں۔ ان مدات میں تبلیغ مد۔ ادبی مد۔ زکوٰۃ مد۔ تعمیراتی و کتابی مدات شامل ہیں۔ ان تمام بیرون ملک مراکز میں "ووکنگ مشن" سب سے زیادہ مشہور ہے جس نے انگلستان میں تقریباً ایک ہزار لوگوں کا مذہب تبدیل کرایا ہے۔ ووکنگ مشن کے سرکردہ اشخاص خواجہ کمال الدین اور مرزا عبدالمجید ہیں۔ ۱۹۲۲ء میں مبارک علی اور صدرالدین نے جرمنی میں بھی مرکز قائم کیا تھا۔ ایک افواہ کی بناء پر کہ قادیانی برطانویوں کے حامی ہیں مسجد کی تعمیر میں تاخیر ہوگئی تھی لیکن بعدازاں یہ افواہ زائل کردی گئی اور حال ہی میں برلن میں ایک مسجد تعمیر ہوگئی ہے۔ اس مرکز نے ابھی تک ووکنگ مشن والی کامیابیاں تو حاصل نہیں کیں کیونکہ ابھی تک یہ صرف ۱۰۰ افراد کے قریب ہی ان کے مذہب تبدیل کراسکا ہے۔ چند دیگر مراکز بھی ہیں جو جاوا۔ میانمار (برما)۔ چین۔ سنگاپور، مورلیشئس۔ ڈربن، ٹرینیڈاڈ۔ فن لینڈ اور پولینڈ میں واقع ہیں۔ یہ تمام مراکز تاہم ابھی تک اپنے ابتدائی مراحل میں ہیں اور چند سو لوگوں کے ہی مذاہب تبدیل کراسکے ہیں۔ ہندوستان میں مناسب طور پر تربیت یافتہ افراد کی زیرِ نگرانی تقریباً ساٹھ مراکز ہیں۔ ۱۹۲۶ء میں ایک نشریاتی و تربیتی ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ جہاں طلبہ کو تبلیغی کاموں کی تربیت کے علاوہ مذاہب کے تقابلی مطالعہ کا نصاب بھی پڑھایا جاتا ہے۔ کاروباری اور دفاعی اداروں سے بھی صرفِ نظر نہیں کیا گیا۔ لاہور میں ایک بک ڈپو۔ ایک باہمی امدادی فنڈ۔ کوآپریٹو سٹور قائم کیے گئے ہیں۔ جبکہ بیرون ملک سے آنے والے مبلغین کے لیے ایک مہمان خانہ بھی چلایا جارہا ہے لاہوری گروہ کے کئی اخبار ہیں جن میں زیادہ تر "اسلامک ریویو"۔ "پیغام صلح" اور "دی اسلامک ورلڈ"

زیادہ مشہور ہیں۔ان کے پیروکاروں کی صحیح تعداد کا اندازہ تو مشکل ہے لیکن غالباً پندرہ ہزار سے زائد ہیں۔اپنے خیالات میں وہ اتحاد اسلامی کے قادیانیوں کی نسبت زیادہ قائل ہیں لیکن کسی بھی سیاسی تحریک کے ساتھ اپنے آپ کو اُجاگر کر کے منوا نہیں سکے۔قادیانی گروہ کے معاملات بھی برابر ہی طور پر اچھی طرح منظّم اور مستحکم ہیں اور ان معتمدین کی زیر نگرانی ہیں جو تحریک کی تبلیغی تعلیمی وسماجی اور سیاسی سرگرمیوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔اس گروہ کی مالی حالت رضاکارانہ چندوں پرانحصار کرتی ہے اور کافی مستحکم ہے جمع شدہ میزانیے کی مقدار تقریباً چار لاکھ تک جا پہنچی ہے۔ان کے بیرون ملک مراکز لاہوری گروہ کی طرح زیادہ اور خوشحال تو نہیں مگر انگلستان میں ساؤتھ فیلڈ کے مقام پر ایک مسجد اور مشرقی و مغربی افریقہ، مصر، شام، ایران، سماٹرا، سری لنکا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اُن کے چھوٹے چھوٹے مراکز اور چند سو نو مذہبوں کی آبادی بھی ہے۔عمومی طور پر مفتی محمد صادق اور عبدالرحیم نیر کے زیرِ انصرام ہیں۔ہندوستان میں پنجاب، اتر پردیش سندھ، بنگال، مالابار، بھوپال، بہار اور کشمیر کے مقامات پر اُن کے مراکز کام کر رہے ہیں۔ تعلیمی اداروں نے بھی ان کی توجہ مبذول کر لی ہے اور قادیان میں کئی اداروں کے علاوہ گورداسپور، سیالکوٹ، گجرات، جہلم، شاہ پور، جالندھر، لائل پور (فیصل آباد) اور ہزارہ کے اضلاع میں اُن کے کئی پرائمری سکول ہیں۔قادیان میں ایک خاص تبلیغی مدرسہ ہے جہاں ان طلبہ کو تبلیغی و نشریاتی کاموں کی تربیت دی جاتی ہے جنھوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا ہوتا ہے۔ قادیان گروہ کے کئی اخبارات ہیں۔جن میں "الفضل"۔"ڈی سن رائز"۔"نور"۔"فاروق"۔ "مصباح" اور "احمدیہ گزٹ" زیادہ مشہور ہیں۔۱۹۲۱ء کی پنجاب کی مردم شماری کی رپورٹ میں اُن کے پیروں کاروں کی تعداد اٹھائیس ہزار آٹھ سو چھپن بتائی گئی ہے مگر یہ کم ظاہر ہوتی ہے اور غالباً اُن کی تعداد پچھتر ہزار کے لگ بھگ ہے (یہ رپورٹ ڈی آئی جی پنجاب۔سی آئی ڈی پولیس کو ۲ رجون ۱۹۲۸ء میں شملہ میں اس کے اسسٹنٹ ای ڈبلیو سی۔واس نے پہنچائی تھی)۔

(جاری ہے)

حاصلِ مطالعہ

مولانا نعیم الدّین صاحب ، فاضل و مدرس جامعہ مدنیہ

ایفاءِ وعدہ

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک حدیث شریف ذکر کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"میں نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دستِ اقدس پر اس بات پر بیعت کی کہ نماز پڑھتا رہوں گا، زکوٰۃ دیتا رہوں گا اور ہر مُسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرتا رہوں گا۔"

اس حدیث شریف کی شرح میں امام نوویؒ نے امام طبرانی کی سند سے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دل میں حضور علیہ السّلام کی اطاعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہُوا تھا اور اُنھوں نے حضور علیہ السّلام سے جو وعدہ کیا تھا اُسے دل وجان سے نبھایا تھا۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ حضرت جریر بن عبداللہؓ نے اپنے غلام کو ایک گھوڑا خرید کر لانے کا حکم دیا۔ وہ غلام تین سو درہم میں گھوڑا خرید لایا، ساتھ ہی رقم دلانے کے لیے گھوڑے کے مالک کو بھی لیتا آیا، حضرت جریرؓ کو مقررشُدہ رقم بتلائی گئی اور گھوڑا بھی پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اندازہ کیا کہ گھوڑے کی قیمت تین سو درہم سے کہیں زیادہ

ل مسلم ج ۱ ص ۵۵ عربی

ہے، آپ نے گھوڑے کے مالک سے کہا کہ آپ کا یہ گھوڑا تین سو درہم سے زیادہ قیمت کا ہے، کیا آپ چار سو درہم میں فروخت کریں گے؟ اس نے جواب دیا: اے ابوعبداللہ جیسے آپ کا جی چاہے، حضرت جریرؓ نے فرمایا: آپ کے گھوڑے کی قیمت چار سو درہم سے بھی زیادہ ہے، کیا آپ پانچ سو درہم میں فروخت کریں گے؟ اس نے کہا کہ میں تیار ہوں، الغرض حضرت جریرؓ گھوڑے کی قیمت میں سو سو درہم کی زیادتی کرتے چلے گئے اور آٹھ سو درہم میں گھوڑا خرید ا اور رقم مالک کے حوالہ کردی؛ حضرت جریرؓ سے کسی نے پوچھا کہ جب مالک تین سو درہم پر راضی تھا تو آپ نے اسے آٹھ سو درہم دے کر اپنا نقصان کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ گھوڑے کے مالک کو اُس کی قیمت کا صحیح اندازہ نہ تھا۔ میں نے خیر خواہی کرتے ہوئے اُس کو پوری قیمت ادا کی ہے کیوں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا کہ ہمیشہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا، میں نے اس وعدہ کو پورا کیا ہے[1]

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جذبہ صحابہ کرام میں تھا وہی جذبہ تابعین میں بھی آیا، چنانچہ امام عالی مقام حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ ایک دو واقعات نذرِ قارئین کیے جاتے ہیں۔

"مسعد بن عبدالملک کہتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے، ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک شخص ریشمی کپڑا لے کر آیا تھا تاکہ امام صاحب اُس سے وہ کپڑا خرید لیں، امام صاحب نے اس سے پوچھا کتنے کا دو گے؟ وہ بولا ایک ہزار درہم کا، امام صاحبؒ نے فرمایا اِس کی قیمت اِس سے زیادہ ہے میں دو ہزار درہم میں خریدتا ہوں وہ بولا ٹھیک ہے امام صاحبؒ نے فرمایا اِس کی قیمت اِس سے بھی زیادہ ہے میں تین ہزار میں خریدتا ہوں وہ بولا ٹھیک ہے، امام صاحبؒ نے فرمایا اِس کی قیمت تو اس سے بھی زیادہ ہے میں چار ہزار میں لیتا ہوں، امام صاحب اسی طرح ہزار بڑھاتے رہے حتّٰی کہ آپ نے اُس سے وہ کپڑا آٹھ ہزار درہم

---

[1] نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۵۵

میں خریدا''۔[1]

امام وکیع بن الجراحؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت ریشمی کپڑا لے کر آئی اور کہنے لگی کہ یہ کپڑا فروخت کردیں امام صاحب نے پوچھا کتنے میں؟ وہ بولی سو میں، آپ نے فرمایا اِس کی قیمت سو سے زیادہ ہے، بولو کتنے میں فروخت کروگی؟ اُس نے سو روپے بڑھا دیئے، حتّٰی کہ وہ بڑھاتے بڑھاتے چار سو تک پہنچ گئی، آپ نے فرمایا اِس کی قیمت تو اِس سے بھی زیادہ ہے، وہ بولی کیا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کسی شخص کو بلا لو (پتہ چل جائے گا) وہ ایک شخص کو بُلا لائی، اس شخص نے وہ کپڑا پانچ سو میں خرید لیا''۔[2]

شرعی اصُول کے مطابق سونے کے زیورات بنانے کا قابلِ اعتماد ادارہ

دلشاد گولڈ سمتھ

ہمارے یہاں سونے کی فینسی اور جدید ڈیزائن کے مطابق چوڑیاں تیار کی جاتی ہیں۔
نیز آرڈر پر عروسی زیورات منفرد اور جدید ڈیزائن میں فیکٹری ریٹ پر بنائے جاتے ہیں

پروپرائٹر:- شیخ فیروز الدّین۔ محمّد اعزاز

محمّد گولڈ سنٹر عقب سنگھار سنٹر فسٹ فلور دھوبی منڈی فون:
پرانی انارکلی لاہور 7240181

[1] مناقب موفق ص ۱۹۷

[2] مناقب موفق ص ۲۰۰

اخبار و احوال جامعہ مدنیہ جدید

محمد آباد رائے ونڈ روڈ لاہور

○ ۲۸ ستمبر بعد جمعہ کراچی سے جناب حافظ فرید احمد شریفی صاحب تشریف لائے جامعہ جدید کی تعلیمی سرگرمیاں اور مسجد حامد کی تعمیر کے احوال سُن کر اظہارِ مسرّت فرمایا۔

○ ۳۰ ستمبر، شام تین بجے ضرب مومن کے کالم نگار اور الرشید ٹرسٹ کے نمائندے حضرت مولانا مفتی محمد صاحب مدظلہم اور مولانا محبوب صاحب مدظلہم تشریف لائے حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کے دوران عظیم رفاہی ادارہ الرشید ٹرسٹ پر ناجائز اور ظالمانہ پابندی کا ذکر کیا اور بتایا کہ بحمد اللہ اس پابندی کے باوجود ٹرسٹ استقامت کے ساتھ اور پہلے سے بڑھ کر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ (اللّٰھم زد فزد)

○ ۴ اکتوبر، حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم جامعہ خالد بن ولید وہاڑی کی سالانہ تقریب ختم بخاری شریف و دستار بندی میں اراکینِ جامعہ خالد بن ولید کی دعوت پر تشریف لے گئے۔

○ ۱۰ اکتوبر، جامعہ مدنیہ کے قدیم فاضل اور خطیب شعلہ بیاں مولانا محمود احمد صاحب قادری بوریوالہ حال مقیم گلاسکو لندن سے تشریف لائے حضرت مہتمم صاحب کے ساتھ نشست کے دوران مختلف اُمور پر گفتگو رہی۔

○ ۱۱ اکتوبر، مدرسہ الراشدات قلعہ لچھمن سنگھ میں "تکمیل قرآن" کی روحانی تقریب میں حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم نے فضائلِ جہاد و قرآن کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

اسی روز جامعہ مدنیہ کے سفیر جناب قاری غلام سرور صاحب انگلینڈ سے واپس ہوئے قاری صاحب نے اس سفر میں عمرہ کی سعادت بھی حاصل کی اللہ تعالیٰ سب کو بار بار یہ سعادتیں نصیب فرمائے اور ان مقدس مقامات کو یہود و نصاریٰ کی جانب سے پیش آنے والے ہر خطرہ سے محفوظ رکھے۔

○ ۱۲ اکتوبر، حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم ختم نبوّت کانفرنس میں شرکت کے لیے چناب نگر تشریف لے گئے۔ عشاء بعد واپسی ہوئی۔

○ ۱۸ر اکتوبر، حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم پاک آرمی کے ریٹائرڈ جنرل جناب تجمل حسین ملک صاحب سے ملاقات کے لیے اُن کی خواہش پر ڈیفنس ان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ جہادی اُمور پر گفتگو ہُوئی۔

○ ۱۹ر اکتوبر، مہتمم صاحب نے اقرأ مدینۃ الاطفال شاہ جمال میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضرت مہتمم صاحب نے طالبان کے دانش مندانہ فیصلے اوران کی استقامت کو سراہا اور اہلِ اسلام کو مظلوم مُسلمانوں کے ساتھ یک جہتی اور باہمی تعاون وتناظر کی ترغیب دی۔

○ ۲۰ر اکتوبر، ظہر بعد طالبان کے نمائندے بھائی صلاح الدین صاحب اور بھائی قلب الدین صاحب، حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کے لیے تشریف لائے اوّل الذکر افغانستان کے نائب وزیر داخلہ کے بھائی ہیں۔ اُنھوں نے افغانستان کے حوصلہ افزا اور اطمینان بخش احوال سُنائے مجاہدین کے ساتھ پیش آنے والے نُصرت خداوندی کے جذبہ افروز واقعات سُنائے اور بتایا کہ بفضلہٖ تعالیٰ عوام اور طالبان متحد اور پُرعزم ہیں۔ انسانیت کو شرما دینے والے یہ ظالمانہ حملے نہ طالبان اور عوام میں تفریق کر سکتے ہیں اور نہ ہی اُن کے عزم کو کم کر سکتے ہیں بلکہ جوں جوں وقت گزر رہا ہے طالبان کی محبّت اور امریکہ کی نفرت عوام کے دلوں میں بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو فتح نصیب فرمائے اور صلیبی درندوں کو روسیاہ کرے، آمین۔

یورپ کے اربابِ سیاست کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے مخالف کی ہر بات کو کئی گُنا بڑھا کر دکھاتے ہیں تاکہ اربابِ حکومت اور قوم اس کو حقیر سمجھ کر بے اعتنائی نہ کرے اور قبل از وقت اس کے جواب کے لیے تیاّر ہو جائے۔ اس لیے اگر تم دیکھو کہ اہلِ یورپ تمہاری کسی بیداری یا حرکت کو اہمیت دیتے ہیں تو اس سے مغرور ہو کر واقعات کی طرف سے آنکھیں نہ بند کر لو۔

الہلال، ۱۸ر فروری ۱۹۱۴ء

جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۳۸

تبصرے کے لیے ہر کتاب کے دو نسخے آنے ضروری ہیں۔

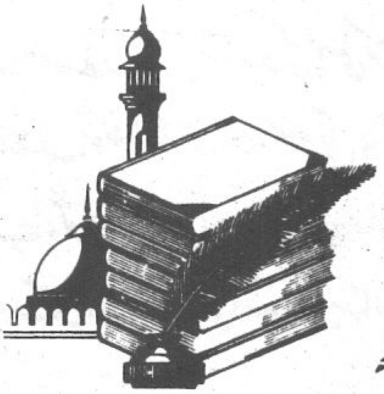

تقریظ و تنقید

مختلف تبصرہ نگاروں کے قلم سے

نام کتاب : خطبات صفدر

مرتب : مولانا عبد الغنی طارق

صفحات : ۴۰۰

سائز : ۲۳×۳۶/۱۶

ناشر : مکتبہ مکیہ، مکی مسجد ۲۲ علامہ اقبال روڈ لاہور

قیمت : ۱۵۰/-

حضرت مولانا محمد امین اوکاڑوی مرحوم کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ سے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا جو کام لیا ہے اس کا ایک بڑی جماعت سے بھی تصوّر نہیں کیا جاسکتا۔

قدرت کی طرف سے آپ کو تحریر اور تقریر دونوں میں وافر حصہ ملا تھا قدرت کی اس عطا سے کام لیتے ہوئے آپ نے ملک کے طول و عرض میں دینِ متین کی خوب خوب خدمت انجام دی۔ آپ کی مساعی سے جہاں بے شمار افراد کو ہدایت نصیب ہوئی وہیں بہت سے افراد دینِ حق کی جانب سے دفاع کے لیے تیار ہوئے، آپ کی تقریر میں جہاں دلائل کا زور ہوتا ہے وہیں عمل کا جوش ہوتا ہے، ضرورت تھی کہ آپ کی تحریرات کی طرح آپ کی تقاریر کو بھی اکٹھا کر کے شائع کیا جاتا۔ تاکہ جو لوگ براہِ راست استفادہ سے محروم رہے۔ وہ مولانا مرحوم کے افادات سے فائدہ اُٹھائے، اللہ بھلا کرے مولانا عبد الغنی صاحب کا کہ اُنھوں نے اس طرف توجہ فرمائی، زیرِ تبصرہ کتاب

"خطباتِ صفدر" اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے اِس میں مولانا اوکاڑوی مرحوم کی مختلف موضوعات سے متعلق ۹ تقاریر کو جمع کیا گیا ہے ہر تقریر اپنے موضوع پر منفرد حیثیت کی حامل ہے، گو یہ تقاریر اختلافی موضوعات سے متعلق ہیں، لیکن ان میں اس قدر کشش ہے کہ شروع کر کے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا، ان تقاریر میں موافقین کے لیے بصیرت اور مخالفین کے لیے ہدایت ہے۔

مرتب موصوف سے ہماری گزارش ہے کہ وہ ایک تو کتاب کا انداز اس طرح کا رکھیں کہ اس سے جدل کے بجائے نصیحت اور خیر خواہی کا پہلو اجاگر ہو، دوسرے کتابت کی تصحیح کا خاص اہتمام فرمائیں موجودہ ایڈیشن میں اس قدر اغلاط ہیں کہ پناہ بخدا، اس طرح کتاب کی افادیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

نام کتاب : مرج البحرین
تصنیف : حضرت شاہ عبدالحق محدّث دہلویؒ
صفحات : ۱۱۶
ناشر : طیّب اکیڈمی
قیمت : درج نہیں

حضرت شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۰۵۲ھ) اپنے دَور کے جامع بین الشریعت و الطریقت بزرگ تھے آپ نے جہاں شریعت سے متعلق قیمتی کُتب تصنیف فرمائیں وہیں طریقت کی طرف بھی توجہ فرمائی اور آپ کے قلم حقیقت رقم سے طریقت کے متعلق بہت سی اہم کتابیں نکلیں، زیرِ نظر کتاب "مرج البحرین فی الجمع بین الطریقین" آپ کی ایک اہم کتاب ہے جسے شریعت و طریقت کا حسین امتزاج کہا جا سکتا ہے۔ یہ کتاب اصلاً عربی زبان میں ہے۔ ثناء الحق صدیقی صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ انڈیا میں چھپا تھا۔ اسی کا عکس لے کر طیّب اکیڈمی ملتان کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔

نام کتاب : شیخ الاسلام کے ایمان افروز واقعات

ترتیب : مولانا ابوالحسن بارہ بنکوی

صفحات : ۲۷۲

ناشر : مکّہ کتاب گھر اُردو بازار لاہور

قیمت : درج نہیں۔

زیرِتبصرہ کتاب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہ کے بہت سے سبق آموز اور ایمان افروز واقعات کو ذکر کیا گیا ہے۔ ان واقعات کو پڑھ کر آنکھوں کو نُور اور دل کو سرور ملتا ہے۔ پہلے یہ کتاب شیخ الاسلام کے حیرت انگیز واقعات کے نام سے طبع ہُوئی تھی اسی کو بعض واقعات اور نام کی تبدیلی کے ساتھ دوبارہ شائع کیا گیا ہے، کتاب لائق مطالعہ ہے قارئین اس سے ضرور استفادہ فرمائیں۔

نام کتاب : ایضاح الطریقہ

تصنیف : حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ

صفحات : ۹۶

سائز : ۲۰×۳۰/۸

ناشر : خانقاہ سراجیہ کُندیاں ضلع میانوالی۔

قیمت : ۵۰/

پیشِ نظر کتاب "ایضاح الطریقہ" حضرت شاہ غلام علی مجددی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے جو آپ نے فارسی زبان میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے طریقہ کی وضاحت میں تحریر فرمائی تھی، مولانا منظور احمد صاحب نے اُردو زبان میں اس کا ترجمہ فرمایا جو حافظ نذیر احمد صاحب نے شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے حکم پر شائع کیا۔ یہ کتاب عام سالکین کے لیے بالعموم اور وابستگانِ طریقہ نقشبندیہ کے لیے بالخصوص ایک گراں مایہ تحفہ ہے۔

نام کتاب : المتون المعتبرة (عربی)

تالیف : مولانا رشید احمد علوی

صفحات : ۱۵۴

سائز : ۲۳×۳۶/۱۶

ناشر :

قیمت :

مؤلفِ کتاب مولانا رشید احمد صاحب، حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب محدّث گوجرانوالہ کے ۔۔۔۔ ہیں۔ آپ نے اس کتاب میں عقائدِ اسلام سے متعلّق تقریباً دس متون کو جمع کیا ہے جن کی حیثیت ماٰخذ و مراجع کی ہے۔

یہ کتاب عُلماء و طلباء کے لیے قیمتی سرمایہ ہے کہ اس میں کبار عُلماء کے عقائد سے متعلّق دس رسالے یکجا مل جاتے ہیں۔ (ن ـــ ا)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی امور

(1) مسجد حامد کی تکمیل

(2) طلباء کے لئے دار الاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(3) کتب خانہ اور کتابیں

(4) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے

(ادارہ)